روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 27 ستمبر 2010ء 17 شوال 1431 ہجری 27 تبوک 1389 ھش جلد 60-95 نمبر 199

چھٹی شرط بیعت

یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آئے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرلے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔

(ازالہ اوہام ۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 564)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جبکہ ثابت ہے کہ قرآن شریف کو تمام دنیا کے طبائع سے کام پڑا تو تم خود ہی سوچو کہ اس صورت میں لازم تھا یا نہیں کہ وہ ہر یک طور کی طبیعت پر اپنی عظمت اور حقانیت کو ظاہر کرتا اور ہر یک طور کے شبہات کو مٹاتا۔ ماسوا اس کے اگرچہ اس کلام میں اُمیّ بھی مخاطب ہیں مگر یہ تو نہیں کہ خدا اُمّیوں کو اُمّی ہی رکھنا چاہتا تھا۔ بلکہ وہ یہ چاہتا تھا کہ جو طاقتیں انسانیت اور عقل کی ان کی فطرت میں موجود ہیں۔ وہ ممکن قوت سے حیز فعل میں آجائیں۔ اگر نادان کو ہمیشہ کے لئے نادان ہی رکھنا ہے تو پھر تعلیم کا کیا فائدہ ہوا۔ خدا نے تو علم اور حکمت کی طرف آپ ہی رغبت دے دی ہے۔

(براہین احمدیہ ۔ روحانی خزائن جلد 1 ص 495 تا 498)

قرآن حکیم ہے یعنی حکمت سے بھرا ہوا ہے۔ راہ راست کی تمام منازل طے کرا دیتا ہے اور ذکر للعالمین ہے یعنی ہر ایک قسم کی فطرت کو اس کے کمالات مطلوبہ یاد دلاتا ہے اور ہر یک رتبہ کا آدمی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے جیسے ایک عامی ویسا ہی ایک فلسفی۔ یہ اس شخص کے لئے اترا ہے جو انسانی استقامت کو اپنے اندر حاصل کرنا چاہتا ہے یعنی انسانی درخت کی جس قدر شاخیں ہیں یہ کلام ان سب شاخوں کا پرورش کرنے والا اور حد اعتدال پر لانے والا ہے اور انسانی قویٰ کے ہر یک پہلو پر اپنی تربیت کا اثر ڈالتا ہے۔ .... یہ اعتراض نہیں ہوسکتا کہ اگر علم قرآن مخصوص بندوں سے خاص کیا گیا ہے تو دوسروں سے نافرمانی کی حالت میں کیونکر مواخذہ ہوگا کیونکہ قرآن کریم کی وہ تعلیم جو مدار ایمان ہے وہ عام فہم ہے جس کو ایک کافر بھی سمجھ سکتا ہے اور ایسی نہیں ہے کہ کسی پڑھنے والے سے مخفی رہ سکے اور اگر وہ عام فہم نہ ہوتی تو کارخانہ تبلیغ ناقص رہ جاتا۔ مگر حقائق معارف چونکہ مدار ایمان نہیں صرف زیادت عرفان کے موجب ہیں اس لئے صرف خواص کو اس کوچہ میں راہ دیا کیونکہ وہ دراصل مواہب اور روحانی نعمتیں ہیں جو ایمان کے بعد کامل الایمان لوگوں کو ملا کرتی ہیں۔

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد 7 ص 52-53)

بعض نادان لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم قرآن شریف کو نہیں سمجھ سکتے اس کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہئے کہ یہ بہت مشکل ہے۔ یہ ان کی غلطی ہے۔ قرآن شریف نے اعتقادی مسائل کو ایسی فصاحت کے ساتھ سمجھایا ہے جو بے مثل اور بے مانند ہے اور اس کے دلائل دلوں پر اثر ڈالتے ہیں یہ قرآن ایسا بلیغ اور فصیح ہے کہ عرب کے بادیہ نشینوں کو جو بالکل ان پڑھ تھے سمجھا دیا تھا تو پھر اب کیونکر اس کو نہیں سمجھ سکتے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 177)

شکریہ احباب اور درخواست دعا

مکرم ومحترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ لندن لکھتے ہیں۔

ہماری پیاری والدہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ 14 جولائی 2010ء کو مختصر علالت کے بعد جرمنی میں وفات پاگئی تھیں۔ ہماری ماں صبر ورضا اور زہد وقناعت کا پیکر تھیں۔ طبیعت بڑی سادہ تھی اور ہر حال میں شکر گزاری ان کا نمایاں وصف تھا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بہشتی مقبرہ (دارالفضل ۔ ربوہ) میں امی کی تدفین کی اجازت مرحمت فرمائی اور 23 جولائی 2010ء کو نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں مرحومہ کا اپنی مقبول دعاؤں کے ساتھ محبت بھرے الفاظ میں ذکر خیر فرمایا۔ اس لطف واحسان کے لئے ہم سب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دلی شکر گزار ہیں۔

ہمارے حزن وملال کے اس موقعہ پر دنیا بھر کے مختلف ممالک سے سینکڑوں احباب جماعت نے خاکسار اور میرے والد محترم اور بہن بھائیوں کے ساتھ بالمشافہ بھی اور بذریعہ فون، فیکسز اور خطوط اظہار تعزیت فرمایا۔ ہمارے پاس ان سب کے پیار اور محبت کا شکریہ ادا کرنے کے لئے الفاظ نہیں مگر ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جناب سے اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ (آمین)

عاجز اپنے عزیز بہن بھائیوں اور اپنے ابا جان کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری پیاری والدہ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور اپنی رضا اور رحمت کی جنتوں میں جگہ دے اور ہمیشہ ان کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم ان کی نیک یادوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے والے ثابت ہوں۔ آمین

مشعل راہ

عہدیداران اپنے اپنے دائرہ عمل میں نگران بنائے گئے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 5 دسمبر 2003ء میں فرماتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی، اپنے فرض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دے گا اور اسے بہشت نصیب نہیں کرے گا۔

(مسلم کتاب الایمان باب استحقاق الوالی الغاش لرعیۃ النار)

پھر ایک حدیث ہے۔ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اس سے اپنی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ امیر نگران ہے اور آدمی اپنے گھر کا نگران ہے، عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے، اولاد کی نگران ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس طرح نبھایا ہے۔

تو تمام عہدیداران اپنے اپنے دائرہ عمل میں نگران بنائے گئے ہیں۔ میں نے پہلے بھی ذیلی تنظیموں کا بھی ذکر کیا ہے تو بعض دفعہ بعض رپورٹیں ذیلی تنظیموں کی معلومات پر مبنی ہوتی ہیں، ان کی طرف سے آ رہی ہوتی ہیں۔ تو اگر ہر لیول پر اس نگرانی کا صحیح حق ادا نہیں ہو رہا ہوگا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ فرما دی ہے کہ اگر تم بطور نگران اپنے فرائض کی ادائیگی نہیں کر رہے تو تم پوچھے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور مجرم کی حیثیت سے حاضر ہونا اور پوچھے جانا بذات خود ایک خوف پیدا کرنے والی بات ہے لیکن یہاں جو فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ تم پوچھے جاؤ گے اور شاید نرمی کا سلوک ہو جائے اور ان کی جان بچ جائے بلکہ فرمایا کہ جنت ایسے لوگوں پر حرام کر دی جائے گی۔ پس بڑا شدید انذار ہے، خوف کا مقام ہے، رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عہدیدار کو ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی ضروری ہے کہ ذیلی تنظیموں کی عاملہ ہو، لجنہ، انصار، خدام کی یا جماعت کی عاملہ، کسی شخص کے بارہ میں جب کوئی رائے قائم کرنی ہو تو اس بارہ میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ چاہے اس شخص کے گزشتہ رویہ کے بارہ میں علم ہو کہ کوئی بعید نہیں کہ اس نے ایسی حرکت کی ہو اس لئے اس کو سزا دے دو یا سزا کی سفارش کر دو۔ نہیں، بلکہ جو معاملہ عاملہ کے سامنے پیش کیا ہے اس کی مکمل تحقیق کریں۔ اگر شک کا فائدہ مل سکتا ہے تو اس کو ملنا چاہئے جس پر الزام لگ رہا ہے۔ اگر وہ شخص مجرم ہے تو شاید اس کو یہ احساس ہو جائے کہ گو میں نے جرم تو کیا ہے لیکن شک کی وجہ سے مجھ سے صرف نظر کیا گیا ہے۔ تو آئندہ اس کی اصلاح بھی ہو سکتی ہے یا کم از کم مجلس عاملہ یا ایسے عہدیدار اس حدیث پر تو عمل کرنے والے ہوں گے جو حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔

بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...................کو سزا سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرو۔ اگر اس کے بچنے کی کوئی راہ نکل سکتی ہو تو معاملہ رفع دفع کرنے کی سوچو۔ امام کا معاف اور درگزر کرنے میں غلطی کرنا، سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

(ترمذی ابواب الحدود۔ باب ما جاء فی دراء الحدود)

پھر ایک حدیث ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص..........اجتماعی معاملات کا ذمہ دار ہو اللہ اس کی حاجات اور مقاصد پورے نہیں کرے گا جب تک وہ لوگوں کی ضروریات پوری نہ کرے۔

(ترغیب وترھیب بحوالہ طبرانی وترمذی)

تو اس حدیث میں یہ توجہ دلائی گئی ہے کہ بحیثیت عہدیدار تم پر بڑی ذمہ داری ہے۔ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس لئے صرف یہ نہ سمجھو کہ عہدیدار بن کر، صرف عاملہ میں بیٹھ کر جو معاملات لڑائی جھگڑے یا لین دین کے آتے ہیں ان کو ہی نمٹانا مقصود ہے۔ بلکہ ہر عہدیدار پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھائے۔ ہر سیکرٹری اپنے فرائض کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔

(روزنامہ الفضل 22 مارچ 2004ء)

(مکرم جاوید احمد ناصر صاحب)

چوتھا جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ کوسووو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کوسووو کو اپنا چوتھا جلسہ سالانہ مورخہ 30 رمئی 2010ء کو کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

یہ جلسہ سالانہ امسال پہلی دفعہ ''بیت الاول'' میں منعقد ہوا جو پرسٹینا (Pristina) شہر میں خوبصورت جماعتی سنٹر کے ساتھ تعمیر ہوئی ہے۔

قبل ازیں مورخہ 23 رمئی کو ڈیوٹیوں کا افتتاح بھی عمل میں آیا جس میں مکرم صدر صاحب نے ڈیوٹی والوں کو نصائح کیں اور حضرت اقدس مسیح موعود کے مہمانوں کی بھرپور خدمت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

مورخہ 29 رمئی کو مکرم امیر صاحب جرمنی اور مکرم حافظ فرید احمد صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ جرمنی بھی تشریف لے آئے۔ اسی طرح مکرم وسیم احمد صاحب سروعہ مربی سلسلہ بوزنیا اور مکرم صمد احمد صاحب غوری مربی سلسلہ البانیہ اپنے وفود کے ساتھ پہنچ گئے۔

30 رمئی کو جلسہ کا آغاز صبح دس بجے مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سب سے پہلی تقریر خاکسار جاوید احمد ناصر مربی سلسلہ کوسووو کی تھی جس کا عنوان تھا "Allah Taala And Wonders of His Creations"۔ یہ تقریر البانین زبان میں تھی جس کا رواں انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔

دوسری تقریر مکرم Muhammad Peci صاحب کی تھی جس کا عنوان تھا۔

"Holy Prophet s.a The Best Exampler"

انہوں نے بڑے احسن رنگ میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

کوسووو جماعت کے قیام پر دس سال پورے ہوئے ہیں اس مناسبت سے مکرم صدر صاحب کوسووو جماعت کی تقریر ہوئی جنہوں نے "Allah's blessings on Cosovo Jamaat on it's 10th Anniversary"۔ اس لحاظ سے ان کی تقریر خاص اہمیت کی حامل تھی اور تمام احباب نے کوسووو جماعت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے فضلوں کی بارش کے کچھ نمونے سنے اور ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

اس سیشن کی آخری تقریر مکرم صمد احمد صاحب غوری مربی سلسلہ البانیہ کی تھی۔ جنہوں نے ''مسیح موعود اور کسر صلیب'' کے عنوان پر تقریر کی۔

نماز ظہر وعصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد دوسرا سیشن شروع ہوا جو مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی کی صدارت میں شروع ہوا۔

اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم مصطفیٰ ویلڈون (Mustafa Valdon) صاحب نے "Islam against Terrorism" کے موضوع پر کی۔ ان کی تقریر کے بعد بعض غیر از جماعت مہمانوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ آج ہمیں معلوم ہوا ہے کہ دین حق امن وآشتی کا مذہب ہے اور احمدیت اس کی تصویر ہے۔ یہ تقریر البانین زبان میں تھی جس کا رواں انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔

آخری تقریر سے قبل جلسہ پر آئے ہوئے مختلف ممالک کے مہمانوں کو اظہار خیال کرنے کی دعوت دی۔ جن مہمانوں نے اظہار خیال کیا ان میں مکرم وسیم احمد صاحب سروعہ مربی سلسلہ بوزنیا، مکرم مصطفیٰ Lajc صاحب جرمنی اور البانیہ سے تشریف لانے والے ایک نومبائع ایڈووکیٹ مکرم Artan صاحب تھے۔

آخر میں مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنے خطاب میں مختلف نصائح سے نوازا۔ اختتامی دعا سے قبل مکرم امیر صاحب نے بعض غیر از جماعت احباب کے سوالات کے جوابات بھی دئے۔ امیر صاحب کی تقریر انگریزی میں تھی جس کا البانین زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس جلسہ میں البانیا، بوزنیا اور جرمنی سے مہمان تشریف لائے۔ کل حاضری 113 تھی۔ نصف سے زیادہ احباب غیر از جماعت اور زیر دعوت تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ شاملین جلسہ کو حضرت اقدس مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک حقیقی دین کا پیغام پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 20 راگست 2010ء)

ضرورت سیکیورٹی گارڈز

دارالضیافت میں سیکیورٹی گارڈز کی کچھ آسامیاں پر کرنی مقصود ہیں۔ صرف ایسے احباب جماعت جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور اپنا ذاتی اسلحہ رکھتے ہوں جو باقاعدہ لائسنس یافتہ ہو، اپنی تحریری درخواست کے ساتھ جس پر اپنے صدر صاحب جماعت کی سفارش بھی ہو مورخہ 27 ستمبر 2010ء کو بوقت 11:30 بجے صبح انٹرویو کیلئے دارالضیافت تشریف لاویں۔

(نائب ناظر ضیافت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی 2007ء کے دوران

واقفین نو کلاسز میں شفقتوں کے اچھوتے انداز، انمول اور پُر معارف نصائح

مکرم افتخار احمد انور صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کا سفر اختیار فرمایا مورخہ 29/اگست 2007ء کو جرمنی میں حضور انور کے ساتھ واقفات نو بچیوں کی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔

واقفات نو کلاس

حضور انور کی تشریف آوری سے پہلے ہی تمام بچیاں بڑی ترتیب کے ساتھ سٹوڈیو میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضور نے آتے ہی استفسار فرمایا کہ یہ بارہ سال کی بچیاں ہیں؟ مجھے تو بعض پندرہ سال کی بھی لگ رہی ہیں۔ چنانچہ حضور انور کو بتایا گیا کہ اس میں پندرہ سال تک کی بچیاں بھی ہیں۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کہ پروگرام تو بارہ سال کی بچیوں کا لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد کلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ درعجم نے سورۃ جاثیہ کے ابتدائی حصہ کی تلاوت کی۔ تلاوت کے بعد حضور انور نے بچیوں سے صاحب حمد اور صاحب مجد کے معانی دریافت فرمائے۔ اس کے بعد عزیزہ طلعت نسرین نے حدیث طلب العلم فریضۃ اور اس کا ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد عزیزہ صائمہ انعم نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ع

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد عزیزہ عمرانہ صاحبہ، بشریٰ صاحبہ اور مدیحہ صاحبہ نے دین اور تعلیم کے عنوان پر ایک Presentation دی۔ اس دوران حضور انور نے فرمایا کہ اس میں یہ بھی شامل کرلیں کہ اب تو نصرت جہاں اکیڈمی جماعت کے تحت چل رہی ہے۔ جماعت نے بڑے اچھے اچھے ادارے بنائے تھے جنہیں حکومت نے Nationalize کر کے تباہ کر دیا ہے۔ اس کے بعد عزیزہ فضیلت بشریٰ صاحبہ اور آنسہ ماریہ صاحبہ نے جرمنی کی اہم یونیورسٹیوں کا تعارف پیش کیا۔ اس دوران حضور انور نے یہ وضاحت فرمائی کہ مذہب اور سائنس میں کوئی فرق نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے یہ بات ایک نیوزی لینڈ کے سائنسدان سے بیان فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں نے ان کی قبر پر دعا کی تھی۔ یہ نیوزی لینڈ میں دفن ہیں۔ یہ پہلے عیسائی تھے اور بعد میں احمدی ہو گئے تھے۔ اس کے بعد حضور انور نے پروفیسر اور لیکچرار میں فرق کی وضاحت فرمائی۔ یونیورسٹیوں میں غیر ملکی طلباء کے متعلق حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کیا ان کے لئے فری تعلیم کی سہولت ہے یا نہیں؟ کیا ہر یونیورسٹی کا الگ الگ قانون ہے یا گورنمنٹ کی کوئی پالیسی ہے جو سب یونیورسٹیوں کے لئے ایک ہی ہے؟ اس کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اس کا پتہ کر کے مجھے دوبارہ بتائیں۔

عزیزہ کاشفہ احمد نے ایک کوئز پیش کیا۔ کوئز کے دوران اقوام متحدہ میں شامل ہونے والے ملکوں کی تعداد کا ذکر آنے پر حضور انور نے فرمایا حق تو کسی کو مل نہیں رہا۔ جتنے مرضی (ملک) شامل ہو جائیں اصل میں تو پانچ ہی ہیں جو اپنا اپنا حق جتائے جاتے ہیں۔

جرمنی کے کس شہر میں غیر ملکیوں کی تعداد زیادہ ہے؟ اس سوال کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ اگر برلن میں (زیادہ غیر ملکی ہیں) تو برلن والے ہماری بیت الذکر بننے پر شور کیوں مچاتے ہیں؟

ایک بچی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تم کیا کرو گی؟ بچی نے آفیسر کا کام کرنے کے تعلق میں 3 سالہ کورس کرنے کا بتایا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا تم نے کس کا آفس چلانا ہے۔ تم تو واقفہ نو ہو۔ اس کا کیا فائدہ ہوگا، واقفات نو وہ پڑھائی کریں جس کا جماعت کو فائدہ ہو۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود نے بھی فرمایا تھا کہ عورتیں جو تعلیم حاصل کریں اس کو اپنی عملی زندگی میں استعمال کریں۔ بچوں کی تربیت کے لئے استعمال کریں۔ یہ نہیں کہ پڑھنے کے بعد آپ یہ کہیں کہ اب آفس میں نوکری کرنی ہے۔ ایک طرف آپ وقف ہیں اور ایک طرف ایسی تعلیم حاصل کر رہی ہیں جس میں آپ کے وقف کا جو تقدس ہے جو ایک احمدی کا عموماً اور واقف زندگی کا خصوصاً ہونا چاہئے وہی قائم نہیں رہ سکتا۔ بچی کی طرف سے وضاحت پیش کرنے پر حضور انور نے فرمایا اگر آپ آفس میں جاؤ گی اور نوکری کرتی رہو گی تو (تمہیں MTA یا اپنے حلقہ وغیرہ میں) کام کرنے کا وقت کہاں ملے گا؟ اور پھر واقفہ زندگی نوکری کر ہی نہیں سکتی۔ وقف کا مطلب یہ ہے کہ تم اس طرح کام کرو جماعت کا جس طرح واقف زندگی مرد کرتے ہیں۔ وقف نو کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وقف نو کی کلاس اٹینڈ کر لی اور پھر فارغ ہو گئے۔ پھر حضور انور نے بچیوں سے جائزہ لیا کہ کون کیا کیا بننا چاہتی ہے؟

ایک بچی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تم کیا کرو گی؟ بچی نے بتایا کہ میں ڈاکٹر بننے کا سوچ رہی تھی یا کیمسٹری یا Math کی تدریس کرنا چاہتی تھی۔ تو حضور انور نے فرمایا اب سوچنے میں وقت نہ گزار دو۔ ایک ارادہ کرو اور اس پر پکی ہو جاؤ۔ حضور انور نے یہاں مزاح کے طور پر ایک لطیفہ بھی سنایا۔

ایک بچی نے فارسی اور عربی میں Oriental پڑھائی کے بارہ میں حضور انور سے رہنمائی لی۔ جس پر حضور انور نے خوشی کا اظہار فرمایا کہ اچھا تم عربی اور فارسی تو ضرور کرو اور ہدایت فرمائی کہ عربی سیکھنے کے لئے کسی عرب ملک مصر یا شام اور فارسی کے لئے ایران جاؤ۔ بچی کی وضاحت پر کہ جرمنی میں ہائیڈل برگ یونیورسٹی میں بھی یہ سہولت مہیا ہے۔ حضور انور نے یہیں سے تعلیم حاصل کرنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ فارسی کی بڑی کمی ہے۔ ہمیں بہت فارسی کتابوں کا ترجمہ کرنا ہے۔ اچھا ہے فارسی اور جرمن میں ترجمہ آسان ہو جائے گا۔

وکالت کی تعلیم حاصل کرنے کے متعلق پوچھنے پر حضور انور نے فرمایا اس میں پریکٹیکل ٹریننگ لازمی ہے۔ کسی لائیر کے ساتھ کام کرنا پڑے گا۔ کورٹ میں جانا پڑے گا۔ اس لئے لڑکیوں کے لئے لاء کی تعلیم حاصل کرنا فضول ہے۔ میڈیکل اور ٹیچنگ کی تعلیم حاصل کرنے کے متعلق حضور انور نے فرمایا کہ یہ کریں۔ حضور کو ٹیچنگ کے بارہ میں بتایا گیا کہ خواتین اساتذہ پڑھاتے وقت سر پر سکارف نہیں لے سکتیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ٹیچنگ سیکھ لو۔ ہمیں واقفات نو ان کی یونیورسٹیوں کے لئے نہیں چاہئیں۔ بلکہ ہمیں اپنے سکولوں کے لئے چاہئیں۔

جرنلزم کی تعلیم حاصل کرنے کے بارہ میں حضور انور نے اجازت اس وضاحت کے ساتھ فرمائی کہ مضمون لکھنے کے لئے جرنلزم کی تعلیم حاصل کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا ایک بنیادی چیز ہمیشہ یاد رکھو۔ لڑکیو! تم واقفات نو ہو اور جماعت کے لئے کام کرنا ہے پیسے کے لئے پڑھائی نہیں کرنی۔ اس لئے جو بھی پڑھائی کرنی ہے جماعت کے لئے کرنی ہے تا کہ جماعت کے کام آئیں اور اپنی جو آئندہ گھریلو زندگیاں ہیں ان کے کام آئیں۔ آئندہ نسلوں کے کام آئیں۔ اس لئے یہ نہ سمجھیں کہ ہم ڈگری لے لیں گی یا Ph.D کر لیں گی یا ریسرچ میں چلی جائیں گی اور پھر ضرور (اسی فیلڈ میں جا کر) وہی کام کرنا ہے۔ پیسے کمانے کی نیت سے نہ پڑھو بلکہ علم حاصل کرنے کی نیت سے پڑھو تا کہ اس سے آگے تم جماعت کو فائدہ پہنچا سکو۔ جماعت کی نسلوں کو فائدہ پہنچا سکو۔

اس کے بعد عزیزہ امۃ الحی نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا منظوم کلام ''رحمت کا رہے سایہ'' پڑھ کر سنایا۔

ایک بچی نے سائیکالوجی پڑھنے کے بارہ میں حضور انور سے راہنمائی حاصل کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اچھی بات ہے پڑھو۔ سائیکالوجی پڑھنی چاہئے۔ As a Subject پڑھانے کے لئے بھی کام آسکتی ہے اور ویسے بھی سائیکالوجی پڑھ کر کچھ مضمون لکھ سکتی ہو تم۔ سائیکالوجی ٹیچنگ میں کام آسکتی ہے، ٹریننگ میں کام آسکتی ہے۔ بہت فائدہ ہے۔ ایک بچی نے حضور انور سے عرض کی کہ میرا انٹرسٹ کیمسٹری میں ہے کیا میں کرلوں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا اگر تمہارا انٹرسٹ کیمسٹری میں ہے تو کیمسٹری میں ماسٹر کرو تا کہ پڑھا سکو۔ پھر یہ ضروری نہیں کہ تمہیں جرمنی میں رکھا جائے۔ کہیں بھی بھیجا جا سکتا ہے۔ چلی جاؤ گی نا؟ بچی نے جواب دیا ہاں جی حضور ضرور۔ حضور انور نے فرمایا چاہے افریقہ بھیج دیں یا پاکستان یا انڈیا یا ساؤتھ امریکہ بھیج دیں؟ بچی نے جواب دیا کہ بھیج دیں۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ Teaching کے لئے دو مضامین لینے پڑتے ہیں۔ کونسے لیں؟ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ سائنس میں انٹرسٹ ہے؟ بچی نے کہا تھوڑا بہت۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پھر انگلش لے لو اور تم ساتھ ہسٹری لے لو۔ ایک اور بچی نے پوچھا کیا میں انگلش اور اسلامیات لے لوں۔ حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے، بڑی اچھی بات ہے۔

سات بجکر بیس منٹ پر کلاس کا اختتام ہوا۔ حضور انور نے بچیوں کو فرمایا کہ اب کھڑی ہو جائیں۔ پھر حضور انور نے ہر بچی کو اپنی دس شرائط بیعت والی کتاب اپنے دستخط کے ساتھ بطور تحفہ عنایت فرمائی۔ چونکہ ایک گھنٹہ بیس منٹ کی کلاس تھی۔ بعض بچیوں کی ٹانگیں زیادہ دیر تک بیٹھنے کی وجہ سے سن ہو گئی تھیں اور چلنے میں دقت پیش آ رہی تھی۔ اس پر حضور انور نے پاؤں کی انگلیاں ہلاتے رہنے کی ہدایت فرمائی۔ ایسا کرنے سے گرنے سے بچا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ الفضل 12 ستمبر 2007ء)

واقفین نو کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے سفر یورپ اختیار فرمایا۔ مورخہ 29/اگست 2007ء کو جرمنی میں حضور انور کی واقفین نو بچوں کی کلاس ہوئی۔

جب بچے سٹوڈیو کے اندر آئے تو حضور انور نے فرمایا کہ ان کی شکلیں پریشان لگ رہی ہیں۔

کلاس کا باقاعدہ آغاز سورۃ انعام کی آیت نمبر

103 تا106 سے ہوا جو عزیزم ثاقب احمد بٹ نے کی۔ اس کے بعد عزیزم افتخار احمد نے حدیث پیش کی۔ عزیزم کمال احمد نے نظم ع

نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

پیش کی۔ نظم کے بعد حضور انور نے بچوں سے پوچھا کہ اس نظم میں جو پیغام ہے اس کی سمجھ آ گئی ہے؟ اس کے بعد عزیزم حسنات احمد نے (مومن) سائنسدان کے عنوان پر Presentation دی۔

اس کے بعد عزیز شعیب عمر اوران کے ساتھی نے جرمنی کے نامور شخصیات کا تعارف پیش کیا۔ بعدہ عزیز نعمان احمد گل نے جرمن یونیورسٹیوں میں پڑھائے جانے والے مختلف مضامین کا تعارف پیش کیا۔ یونیورسٹیوں میں بتدریج تعلیم حاصل کرنے کا رجحان گرنے اور خصوصاً میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے کے رجحان کا گراف گرنے پر حضور انور نے فرمایا کہ احمدی طلباء کو یونیورسٹیوں میں زیادہ سے زیادہ داخلہ لینا چاہئے۔ خاص طور پر یورپ کے احمدی سٹوڈنٹس آ گے آئیں اوراس گیپ (Gap) کو پورا کریں۔ واقفین نو بچوں کو سول انجینئرنگ، آرکیٹکچرل انجینئرنگ، الیکٹریکل انجینئرنگ، انفرمیشن ٹیکنالوجی اور انوائرنمینٹل ٹیکنالوجی میں زیادہ آنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا سپیس ٹیکنالوجی کا مضمون بھی اچھا ہے۔ بچے کی تقریر میں بتایا گیا کہ طلباء کی انجینئرنگ کے میدان میں توجہ کم ہوتی جارہی ہے جس پر حضور انور نے فرمایا آپ کے لئے راستے کھل رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ موقعے دے رہا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

بچے نے اس کے بعد میتھ میٹکس یعنی نیچرل سائنس کے درج ذیل شعبہ جات گنوائے۔ جیوگرافی، کیمسٹری، فزکس، بائیالوجی، سٹیٹ، میتھ اور اسٹرانومی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ٹیچنگ کے لئے یہ ساری چیزیں اچھی ہیں۔ جس نے یہ کرنی ہیں وہ ماسٹرز (Masters) کرے۔ فرمایا جو بچے کم نمبر لیں وہ ٹیچنگ میں جاسکتے ہیں۔ جو ریسرچ کا شوق رکھتے ہیں وہ ریسرچ میں جاسکتے ہیں۔ سارے میدان کھلے ہیں۔

اگلی فیلڈ ایگرانومی اور فارسٹری اس کے مضامین ہیں۔ ایگرانومی، ووڈن ٹیکنالوجی، ووڈن ایکانومی، ہارٹیکلچر، ایگریکلچر، لینڈ کیئر، سینری آرکیٹکچر اور فارسٹری اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس میں اور بھی ہے۔ ایگرانومی، ایگریکلچر کی فیکلٹی ہے۔ ایگریکلچر جو ہے اسی میں ایگرانومی بھی آجاتی ہے اس میں ہارٹیکلچر آجاتی ہے۔ اسی میں سوئل سائنس (Soil Science) آجاتی ہے۔ اسی میں اینٹومولوجی (Antomology) آجاتی ہے اور اسی میں پلانٹ پروٹیکشن، پلانٹ پیتھالوجی آجاتی ہے۔ اس میں بھی بہت ساری لائنیں ہیں۔ تو اس میں بھی پڑھنا چاہئے۔ اس کے بعد بچے نے میڈیسن کے بارہ میں بتایا کہ 1994ء سے لے کر 2003ء تک طلباء کی تعداد 13 فیصد کم ہوگئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا پھر تمہیں موقع مل رہا ہے پڑھنے کا اور ریسرچ میں آنے کا۔ اس کے بعد بچے نے بیان کیا کہ قانون کے میدان میں طلباء کی دلچسپی بڑھ رہی ہے جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ معاشرہ میں قانون کے طلباء کو ایک بلند مقام حاصل ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ Crime بڑھ گئے ہیں Civil Suits زیادہ ہو گئے ہیں؟ لڑائیاں بڑھ گئیں اور چوریاں ڈاکے وغیرہ بہت ہوگئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے فیصلہ کرلیا ہے کہ کون کون یونیوسٹی میں جارہا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ فارن طلباء جو پوسٹ گریجوایشن کے لئے آتے ہیں ان کے لئے کیا قوانین ہیں۔ فیس وغیرہ دینی پڑتی ہے؟ یہ بھی معلومات لیں۔ حضور انور نے جائزہ لیا کہ کتنے ڈاکٹر بننا چاہ رہے ہیں کتنے ریسرچرز بننا چاہ رہے ہیں اور کتنے جامعہ میں جائیں گے۔

حضور انور نے نصیحت فرمائی کہ ایک چیز اور یاد رکھو کہ واقفین نو لڑکوں اور دوسرے لڑکوں کی شکلوں اور حلیہ میں فرق ہونا چاہئے۔ کیونکہ جس نے وقف کرنا ہے اس کی ظاہری حالت اور لباس اچھا ہونا چاہئے لیکن فیشن کا اظہار زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ بال بھی اچھی طرح بنے ہونے چاہئیں۔ جھومر جھومنٹ نکالنے نہیں چاہئیں۔ ٹوپی پہنی ہو اور بال بھی صحیح طرح کنگھی کی ہو۔ نظر آرہا ہو کہ یہ لوگ دوسرے لوگوں سے مختلف ہیں۔ واقف میں فرق ہونا چاہئے۔ دوسروں سے تھوڑا سا سوبر نظر آئیں۔ یہ ساروں کے لئے میں کہہ رہا ہوں۔ کیونکہ آپ لوگوں نے جماعت کے بہت سارے کاموں کی ذمہ داری اٹھانی ہے۔

حضور انور نے مختلف فیلڈز میں جانے والے بچوں کا جائزہ لینے کے بعد فرمایا کہ اس سال کوئی جامعہ میں جارہا ہے جو میرے سامنے بیٹھے ہیں؟ UK کے جامعہ میں کوئی نہیں جارہا؟ کیا جرمنی میں جامعہ کے کھلنے کا انتظار کررہے ہو اگر انہوں نے ہمت کرکے کھول لیا؟

ایک بچے نے جس نے یونیورسٹی میں اکنامکس کے لئے درخواست دی ہوئی تھی جس کا داخلہ منظور ہونے پر یونیورسٹی کی طرف سے مطالبہ ہوا کہ اس سے پہلے سوشل ورک کرنا پڑے گا تو حضور انور نے فرمایا کہ سوشل ورک کریں۔ ایک بچے نے حضور انور کو بتایا کہ اس نے پولیٹیکل سائنس میں داخلہ لینا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس کے بعد کیا کرو گے؟ بچے نے جواب دیا کہ کسی منسٹری میں کام ملے گا۔ حضور انور نے فرمایا اس سے وقف نو کو کیا فائدہ ہوگا؟ وقف کا مطلب تو وقف ہے۔ جو تصور تم لوگوں کو ہے نا اب تک کہ ہم ماسٹرز کرلیں گے، یہ کرلیں گے وہ کرلیں گے۔ جو ریسرچ والے ہیں ان کو تو ہم کچھ دیر تک اجازت دے سکتے ہیں۔ ٹھیک ہے وہ ریسرچ کی فیلڈ میں جارہے ہیں۔ وہ ریسرچ کریں۔ جو اچھے ریسرچ انسٹیٹیوٹ ہیں ان میں جائیں کام کریں تا کہ ایک نام پیدا ہو اور کچھ پیشوں کو بھی اجازت دی جاسکتی ہے کہ مختلف جگہوں پر چلے جائیں تا کہ وہاں اپنا اثر قائم کرکے ایک واقفیت پیدا کریں، رابطے زیادہ بڑھیں۔ لیکن وہ فیصلہ ہر فرد کے لئے علیحدہ علیحدہ ہوگا۔ آپ لوگ جو واقف زندگی ہیں۔ آپ خود تو فیصلہ نہیں کرسکتے کہ ہم نے منسٹری میں جانا ہے یا فلاں جگہ جانا ہے۔ پڑھائی ختم کرکے آپ نے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے کہ ہم نے وقف کیا ہوا ہے؟، بتائیے آپ نے ہمیں کہاں لگانا ہے؟ جرمنی میں رکھنا ہے، انڈونیشیا میں بھیجنا ہے Pacific Island میں یا ایشیا کے ملکوں میں بھیجنا ہے، ساؤتھ امریکہ میں بھیجنا ہے یا افریقہ میں بھیجنا ہے۔ وقف کا یہ تصور ابھی تک وقف نو میں قائم ہی نہیں ہوا۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جو جامعہ میں چلے گئے ہیں وہ تو ہوگئے جماعت کے۔ ایسے واقفین نو جماعت کی سروس میں آگئے اور جو دوسری فیلڈ میں جارہے ہیں انہوں نے جماعت کی سروس نہیں کرنی۔ حالانکہ جماعت کو اب اپنی ہر فیلڈ میں لوگ چاہئیں۔ پھر جماعت کا یا خلیفہ وقت کا فیصلہ ہوگا کہ آیا اجازت دینی ہے کہ ریسرچ کریں یا کسی اور ادارہ میں کام کریں۔ یا اگر کوئی جرنلزم کررہا ہے تو اس کی صرف ٹریننگ کے لئے کسی اخبار میں کام کروائیں۔ یا (کسی کو) اچھی ٹریننگ دینے کے لئے کسی اچھے Financial ادارہ یا کمپنی میں کام کروائیں۔ لیکن وہ ہر ایک کے بارہ میں الگ الگ فیصلہ ہوگا۔ آپ لوگوں نے وقف کیا ہوا ہے۔ وقف کا مطلب ہے کہ اب میں آگیا ہوں، اب جہاں چاہیں لگادیں۔ کیا تو میں نے ماسٹرز ہے۔ چاہے تو مجھے چپڑاسی لگادیں یا کچھ اور لگادیں یا جس کام میں بھی جماعت لے لے۔ یہ روح پیدا کرنی پڑے گی۔ اب اس کے بعد مجھے بتاؤ کہ کتنے لوگوں نے آئندہ وقف جاری رکھنا ہے؟ اس پر تمام بچوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

حضور انور نے فرمایا یہ نہیں ہوگا کہ Ph.D کرلی ہے اجازت دیں کہ ہم دنیاداری کی نوکری کرتے رہیں۔ واقفین جماعت کو اب ہر فیلڈ میں چاہئیں۔ آئندہ جو وقت آرہا ہے ہوسکتا ہے ریسرچ کا کوئی ادارہ جماعت کا اپنا ہوجائے۔ ٹیچنگ کے لئے بہت سارے چاہئیں۔ قانون میں چاہئیں۔ اکاؤنٹس میں چاہئیں۔ بزنس کے ماہرین چاہئیں اور اسی طرح مربیان چاہئیں۔ آپ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے آپ کو پیش کرنا ہوگا۔ ٹھیک ہے۔ پتہ ہے نا یہ؟ نہیں پتہ تو گھر جاکر مزید سوچ لینا پھر لکھ کر بتا دینا۔

اس کے بعد عزیزم حنان اور عزیز نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کا ایک ترانہ ع

میں دنیا پہ دیں کو مقدم کروں گا

بڑی مسحور کن آواز میں پڑھا۔

آخر پر حضور انور نے بچوں کو بھی کتاب شرائط بیعت اپنے دستخطوں کے ساتھ بطور تحفہ عنایت فرمائی۔ ہر بچہ باری باری حضور انور کے پاس آکر مصافحہ کا شرف حاصل کرکے دست مبارک کو بوسہ دیتا اور کتاب وصول کرتا۔ آٹھ بجکر پچیس منٹ پر کلاس کا اختتام ہوا۔

(روزنامہ الفضل 12 ستمبر 2007ء)

والدین کو نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کا سفر اختیار فرمایا اسی دوران جرمنی میں جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت فرمائی۔ مورخہ 2 ستمبر 2007ء کو حضور انور ایدہ اللہ بیگم حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ کے ساتھ اس مارکی میں تشریف لے گئے جہاں جرمن لجنہ، نومبائعات اور زیر دعوت خواتین سے میٹنگ کا انتظام کیا گیا تھا۔ ملاقات کے دوران ایک جرمن خاتون نے بتایا کہ میرے تین بچے ہیں اور تینوں وقف ہیں۔ میں ان کی کس رنگ میں تربیت کروں اور ان کو کیا پیشہ اختیار کرنا چاہئے۔

حضور انور نے ان کی رہنمائی فرمائی۔

(روزنامہ الفضل 13 ستمبر 2007ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے یورپ کا دورہ فرمایا جلسہ سالانہ جرمنی 2007ء کے موقع پر مورخہ یکم ستمبر 2007ء کو لجنہ اماء اللہ جلسہ گاہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''ماں باپ کے لئے دعا ان بچوں کے منہ سے نکلے گی جو نیک ہوں گے اور جن کی اچھی پرورش ہوگی۔ وقف نو بچے جہاں خدمت دین کریں گے وہاں وہ اپنے والدین کے لئے بھی دعا کریں گے کہ جنہوں نے ان کو اس خدمت کے لئے وقف کیا ہے وہ دعا کریں......''

(روزنامہ الفضل 13 ستمبر 2007ء)

بیت برلن کا سنگ بنیاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کا دورہ فرمایا

مورخہ 2 جنوری 2007ء کو بیت برلن کے سنگ بنیاد کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے پہلی اینٹ کو پکڑ کر الہامات ''الیس اللّٰہ'' اور ''مولا بس'' کی مبشر عبارات پر مشتمل سیدنا حضرت مسیح موعود کے بابرکت وجود سے ممسوح انگوٹھیوں کو کچھ دیر کے لئے اس اینٹ کے ساتھ مس کرکے دعائیں پڑھیں اور دعائیں پڑھتے ہوئے اس اینٹ کو بیت کی بنیاد میں نصب فرمایا۔

بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا نے اینٹ نصب کی۔ واقفین نو اور واقفات نو کی نمائندگی میں عزیزم اختراز احمد صاحب اور عزیزہ عائشہ آفاق صاحبہ نے بھی بیت کی اینٹیں رکھیں۔

(روزنامہ الفضل 23 جنوری 2007ء)

حضور انور کا استقبال

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مورخہ 25/ اگست 2007ء کو ہالینڈ سے جرمنی پہنچے۔ بیت السبوح فرینکفرٹ میں آمد پر پُر جوش استقبال ہوا۔ فضاء میں نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے، خوش الحان نغمے اور ترانے گونج اٹھے۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ایک وقف نو بچے عزیزم تحسین احمد نے حضور انور کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

(روزنامہ الفضل یکم ستمبر 2007ء)

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

خلائی سونامی، حالیہ سیلاب اور انسانی ہمدردی

حالیہ بارشوں اور طوفان کے دوران بعض علمی اور سائنسی حقائق اخباروں میں چھپ رہے ہیں اور ان قدرتی آفات کی بڑی وجہ خلائی سونامی قرار دیا جا رہا ہے جیسا کہ اکثر لوگوں کو علم ہوگا سونامی (Tsunami) ایک جاپانی لفظ ہے جو زیر زمین سمندروں میں زلزلے سے تباہ کن طوفان کے لئے مستعمل ہے اب یہی لفظ خلائی سونامی سورج کی سطح پر زلزلے کے لئے استعمال ہو رہا ہے اس سلسلہ میں خبر کا متن یہ ہے۔

سائنسدانوں نے دنیا کے مختلف حصوں میں ان دنوں آنے والی قدرتی آفات کی ایک بڑی وجہ خلائی سونامی کو قرار دیا ہے۔ یہ بات برطانیہ کے سائنسی میگزین ''دی سائنٹسٹ'' میں شائع ہونے والی ایک حالیہ رپورٹ میں کہی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ 9 سالوں سے سورج غیر معمولی طور پر پُرسکون رہا تھا لیکن رواں سال ماہ اگست میں سورج پر ہونے والی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ رپورٹ کے مطابق دنیا کی بڑی بڑی رصدگاہوں کے اہلکاروں نے یکم اگست کو سورج پر دو بڑے دھماکوں کا مشاہدہ کیا جس کے باعث بہت زیادہ توانائی خارج ہوئی۔ کئی سائنسدانوں نے اس عمل کو خلائی سونامی قرار دیا ہے۔ ان سائنسدانوں کے مطابق توانائی کا دھارا زمین کی طرف آ رہا ہے جس کی وجہ سے رواں سال موسم گرما غیر معمولی ثابت ہو چکا ہے۔

(ایکسپریس 17 اگست 2010ء)

پاکستان میں موجودہ طوفان نے جو ہلچل مچائی ہوئی ہے جو جو تباہیاں ہو رہی ہیں وہ دن رات مختلف ٹی وی چینل دکھا رہے ہیں جنہیں دیکھ کر دل ڈوبنے لگتا ہے اور دھڑکتے ہوئے حلق تک آ جاتا ہے اور انسان سخت ہل جاتا ہے۔

ایک سونامی سمندر میں 2005ء میں آیا جس کا منبع اور مرکز ملائیشیا کے قریب بتایا جاتا ہے اس زیر زمین سمندری زلزلے سے پندرہ پندرہ کلومیٹر موٹی سمندری لہریں طوفان بن کر 500 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تباہی مچاتی ہوئی انڈونیشیا، سری لنکا، ہندوستان کے جنوبی ساحل اور آگے صومالیہ تک چھ گھنٹوں میں پہنچ گئیں اور ایک عالمی تباہی منظر عام پر آئی۔ پھر 8 اکتوبر 2005ء کو ایک ہیبت ناک زلزلہ پاکستان کے شمالی علاقوں میں آیا جس سے بڑی تباہی ہوئی اسے زمینی سونامی کہا جا سکتا ہے۔

اور اب آسمان سے خلائی سونامی کے نتیجہ میں پاکستان آج کل زبردست سیلاب کی زد میں آ گیا ہے سائنس نے یہ ثابت کیا ہے کہ ہماری زمین روشنی اور توانائی سورج سے حاصل کرتی ہے اور موسموں کے زمین پر تغیر و تبدل اور بادلوں کا آنا اور ہواؤں کا چلنا اور بارشوں کا ہونا اس سولر پاور (Solar Power) کی وجہ سے ہی ہے جو سورج سے آتی ہے سورج ہماری زمین سے 93 ملین میل دور ہے اور زمین سے 900 گنا بڑا ہے اس کا قطر 865,300 میل ہے جبکہ زمین کا قطر 7926 میل ہے سورج کا اندرونہ (Core) سخت گرم ہوتا ہے اور 15 ملین ڈگری سنٹی گریڈ درجہ حرارت رکھتا ہے تاہم سورج کی سطح پر درجہ حرارت 5800 ڈگری سنٹی گریڈ بتایا جاتا ہے۔ سورج کا اندرونی وسطی حصہ (Core) گنجان، حرارت سے ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ ہائیڈروجن کے ایٹم گرمی سے چھل کر پروٹون رہ جاتے ہیں اور پروٹون آپس میں ایک دوسرے کو دھکیلتے ہیں لیکن انتہائی گرم ماحول اور دباؤ کی وجہ سے بعض اوقات اکٹھے بھی ہو جاتے ہیں اور یہ عمل Nuclear Fusion کہلاتا ہے یہ اسے بالآخر ہیلیم میں تبدیل کر دیتا ہے جس سے غیر معمولی مقدار میں توانائی خارج ہوتی ہے اور حرارت اور روشنی کی شکل میں خلا میں چاروں طرف پھیل جاتی ہے۔

اس کے علاوہ سورج کی سطح پر برقی اور مقناطیسی طوفان 7 خلائی سونامی آتے رہتے ہیں۔ جو ہماری زمین کو بھی متاثر کرتے ہیں یہ تو عام لوگوں کو بھی علم ہے کہ ہمارے کرہ زمین پر جو کچھ ہے وہ سورج سے حاصل کردہ روشنی اور توانائی کا مرہون منت ہے اس سلسلے میں ایک مستند کتاب کا حوالہ درج کرتا ہوں چنانچہ لکھا ہے۔

ترجمہ: دراصل زمین پر موجود زندگی کا انحصار ہمارے نظام شمسی میں سورج سے حاصل کردہ توانائی پر ہے۔ شمسی توانائی ہی موسموں کے نظام کو چلاتی ہے جس سے بادل بنتے ہیں ہوائیں چلتی ہیں اور بارشیں برستی ہیں۔

(Doubleday, London, New York, Toronto, Sydney, Auckland)

اللہ تعالیٰ نے اس عالم کو بے مقصد پیدا نہیں کیا اور اس میں ہونے والے واقعات و حادثات گہری حکمتوں کے حامل ہوتے ہیں۔

چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے رسالہ الوصیت میں فرمایا ہے:

''حوادث کے بارے میں مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کردیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے۔ خدا ان پر رحم کرے گا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی ضرور ہے کہ وہ سب کچھ واقع ہو لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کر لیں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تُو میری طرف سے نذیر ہے میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں''۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 302-303)

اس سے قبل حضرت مسیح موعود نے اپنی معرکۃ الآرا کتاب حقیقۃ الوحی میں تحریر فرمایا:

''.......... نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت تک مخفی تھے ظاہر ہو گئے .... میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 256 تا 257)

سیلابوں اور طوفانوں سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود اور مصلح موعود کو معین خبریں بھی دیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اگست 1906ء میں الہام ہوا

(1) دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا پر وہ جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے۔

(2) صحن میں ندیاں چلیں گی اور سخت زلزلے آئیں گے۔

(تذکرہ ایڈیشن چہارم جدید ص 564)

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

17 یا 18 مارچ (1901ء) کی شب کو مجھے یہ الہام ہوا کہ سندھ سے پنجاب تک دونوں طرف متوازی نشان دکھاؤں گا۔

جس وقت یہ الہام ہو رہا تھا میرے دل میں ساتھ ہی ڈالا جاتا تھا کہ متوازی کا لفظ دونوں طرف کے ساتھ لگتا ہے اور دونوں طرف سے مراد یا تو دریائے سندھ کے دونوں طرف ہیں اور یا ریل یا سڑک کے دونوں طرف ہیں جو کراچی اور پاکستان کے مشرقی علاقوں کو ملاتی ہے........ دونوں طرف سے یہ شبہ پڑتا ہے کہ خدانخواستہ اس سے کسی طوفان کی طرف اشارہ نہ ہو کیونکہ بظاہر دونوں طرف سے ظاہر ہونے والا نشان دریا کی طغیانی معلوم ہوتی ہے۔

(الفضل 29 مارچ 1951ء ص 3)

متقی بچائے جائیں گے

ان آفات سے بچنے کی کیا راہ ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اے لوگو! خدا سے ڈرو اور درحقیقت اس سے صلح کر لو اور سچ مچ صلاحیت کا جامہ پہن لو اور چاہئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دور ہو جائے۔ خدا میں بے انتہا عجیب قدرتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں۔ خدا میں بے انتہا رحم اور فضل ہے وہی ہے جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کر سکتا ہے۔ وہی ہے جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادے سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دور پھینک دیتا ہے مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں ان پر ہی کھلتی ہیں جو اس کے ہی ہو جاتے ہیں اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے، اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرتے ہیں اور اس کے آستانے پر گرتے ہیں''

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 ص 341)

خدا سے ڈرنے والے کون ہیں؟ وہ متقی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''اور وہ شخص جو سچائی لے کر آئے اور (وہ جو) اس (سچائی) کی تصدیق کرے یہی وہ لوگ ہیں جو متقی ہیں''۔

(الزمر 39:34)

تو کہہ دے اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور حاضر کو جاننے والے! تُو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا (ہر) اس معاملہ میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں''

(الزمر 39:47)

انسانی ہمدردی

کسی ایک انسان کی جان بچانا گویا ساری بنی نوع انسان کی جان بچانے کے مترادف ہے اور کسی ایک کو ناحق قتل کرنا ساری انسانیت کو قتل کرنے کے مترادف ہے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ''اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کی ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی''۔

(الحکم مورخہ 30 اپریل 1905ء ص 2 بحوالہ تفسیر آیت 33 سورۃ المائدہ)

پس اس آفاقی آفت کے وقت انسانی ہمدردی جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے محترم امیر صاحب مقامی و ناظر اعلیٰ کی طرف سے الفضل میں اعلان آ چکا ہے کہ سیلاب سے متاثرین کے لئے ''انسانی ہمدردی'' کی مد میں حسب توفیق عطیات دیں اور دن رات اس آفت کے دور ہونے کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب احمدیوں کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق دے کیونکہ حب الوطنی کا بھی یہی تقاضا ہے۔

مکرم رفیع رضا قریشی صاحب

دنیا میں آنے والے ہولناک زلازل

پانچ بدترین زلزلے

13ویں تا 18ویں صدی

نمبر شمار	تاریخ	نام ملک	انسانی اموات
1	20 مئی 1202ء	مشرق قریب (بحیرہ روم تا ایران)	11لاکھ
2	20 مئی 1526ء	انطیوش، شام	2لاکھ 50 ہزار
3	2 فروری 1556ء	شین شی، چین	8لاکھ 20 ہزار
4	30 دسمبر 1703ء	یڈو، جاپان	1لاکھ 90 ہزار
5	11/اکتوبر 1737ء	کلکتہ، انڈیا	3لاکھ

تین بدترین زلزلے

اوائل بیسویں صدی

1	4/اپریل 1905ء	بھارت	19ہزار
2	16/اگست 1906ء	امریکہ چلی	20ہزار
3	21/اکتوبر 1907ء	وسطی ایشیا	12ہزار

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی موعود فرماتے ہیں:۔

اے سننے والو! ہوشیار ہو جاؤ۔ بعد میں پچھتاؤ گے۔ یہ ایک نشان ان نشانوں میں سے ہے جن کی مجھے خدا نے خبر دی۔ دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے تب ہر قوم میں ماتم پڑے گا۔

20ویں، 21ویں صدی

کے ہولناک زلزلے

نمبر شمار	تاریخ	نام ملک	انسانی اموات
1	28 دسمبر 1908ء	اٹلی	83ہزار
2	13 جون 1915ء	اٹلی	29ہزار 980
3	16 دسمبر 1920ء	چین	2لاکھ
4	یکم ستمبر 1923ء	جاپان	14لاکھ3 ہزار
5	22 مئی 1927ء	چین	2لاکھ
6	25 دسمبر 1932ء	چین	70ہزار
7	2 مارچ 1933ء	جاپان	2ہزار990
8	15 جون 1934ء	بھارت	10ہزار7سو
9	23 مئی 1935ء	برصغیر (کوئٹہ)	50ہزار
10	25 جون 1939ء	چلی	28ہزار
11	26 دسمبر 1939ء	ترکی	40ہزار
12	20 دسمبر 1946ء	جاپان	1ہزار330
13	28 جون 1948ء	جاپان	5ہزار390
14	10 جون 1956ء	افغانستان	2ہزار
15	27 مارچ 1964ء	الاسکا	114
16	19/اگست 1966ء	ترکی	2ہزار520
17	31 مئی 1970ء	پیرو	66ہزار
18	10/اپریل 1972ء	ایران	5ہزار54
19	28 جنوری 1976ء	چین	2لاکھ42 ہزار
20	6 ستمبر 1976ء	ترکی	2ہزار3سو
21	16/اگست 1976ء	فلپائن	8ہزار
22	24 نومبر 1976ء	ایران	5ہزار
23	12 دسمبر 1979ء	کولمبیا	8سو
24	10/اکتوبر 1980ء	الجیریا	2ہزار590
25	23 نومبر 1980ء	جنوبی اٹلی	2ہزار735
26	11 جون 1981ء	ایران	1ہزار27
27	13 دسمبر 1982ء	چین	3ہزار
28	30/اکتوبر 1983ء	ترکی	1ہزار3سو
29	19 ستمبر 1985ء	میکسیکو	10ہزار
30	10/اکتوبر 1986ء	السواڈور	1ہزار5سو
31	6 مئی 1987ء	کولمبیا	4ہزار
32	7 دسمبر 1988ء	سوویت یونین	25ہزار
33	20 جون 1990ء	ایران	40ہزار
34	6 مئی 1987ء	کولمبیا	4ہزار
35	یکم فروری 1991ء	پاکستان	1ہزار5سو
36	12 دسمبر 1992ء	انڈونیشیا	2ہزار
37	30 ستمبر 1993ء	بھارت	7ہزار601
38	6 جون 1994ء	کولمبیا	1ہزار
39	21 ستمبر 1994ء	تائیوان	2ہزار
40	17 جنوری 1995ء	جاپان	6ہزار120
41	10 مئی 1997ء	ایران	1ہزار562
42	4 فروری 1998ء	افغانستان	4ہزار
43	17 جولائی 1998ء	پاپوانیوگنی	2ہزار ایک سو
44	25 جنوری 1999ء	کولمبیا	4ہزار
45	25 جون 1999ء	کولمبیا	1ہزار172
46	17/اگست 1999ء	ترکی	2ہزار5سو
47	13 جون 2001ء	اسلواڈور	1ہزار
48	26 جون 2001ء	احمد آباد (بھارت)	30ہزار
49	26 دسمبر 2003ء	ایران	31ہزار
50	8/اکتوبر 2005ء	پاکستان	تقریباً ایک لاکھ
51	12 جنوری 2010ء	ہیٹی	2لاکھ30 ہزار
52	27 فروری 2010ء	چلی	700

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن

دل کی احتیاط

مغرب کے معاشرے میں دل کے مرض سے بچنے کے لئے بسا اوقات احتیاطی تدابیر اختیار کرنا بے حد دشوار ہوتا ہے، کیوں کہ محض غذائی پروگرام بدلنے سے بات نہیں بنتی، بلکہ بعض دوسری خطرناک عادتیں بھی چھوڑنی پڑتی ہیں اور یہیں نہیں چھوٹتیں۔ سگریٹ نوشی، شراب خوری اور چائے نوشی ایسی عادتیں اس قدر پختہ ہو چکی ہیں کہ ان سے پیچھا چھڑانا جوئے شیر لانا ہے۔ مشرق بالخصوص پاکستان میں ان عادتوں کو ترک کرنے میں نسبتاً آسانی ہے، کیوں کہ یہاں یہ عادتیں شہر کے محدود سے طبقے میں پائی جاتی ہیں اور معاشرتی بہبود کی انجمنوں، حکومت کے اداروں اور ابلاغ عامہ کے تعاون سے بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔

قلبی شریانوں کے عارضے کا علاج احتیاطی تدابیر کے ذریعے کیا جانا چاہئے، جو لوگ مرض کا خطرہ محسوس کریں، انہیں تندرستی کی حالت میں احتیاطی تدابیر پر عمل پیرا ہونے پر آمادہ کرنا چاہئے۔ ان تدابیر میں جسمانی سرگرمیوں کے لئے زیادہ گنجائش رکھنی چاہئے۔ سگریٹ نوشی کم کرنی چاہئے اور غذا میں تبدیلی آنی چاہئے۔

حقیقت میں دل، پھیپھڑوں، خون کے دورے اور جسم کے دیگر افعال کو تباہ کرنے میں سگریٹ کا بڑا ہاتھ ہے۔ دل کے مریض کو اس کے قریب نہیں پھٹکنا چاہئے۔ (ہمدرد صحت، ستمبر 2008ء)

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

اطاعت نظام کی اہمیت و برکات

دینا میں کامیابی اورترقی انہیں قوموں کا مقدر بنتی ہے جواپنے رہبر، اپنے راہنما، اپنے لیڈراوراپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سرِتسلیم خم کرتے ہیں اور اس کے اس ایک اشارہ ابرو پر اُٹھتے بیٹھتے اور چلتے ہیں اورکسی قسم کے تنگئی حالات اورموسمی تغیرات ان کی اس اطاعت میں رخنہ انداز نہیں ہوتے اور وہ ہر چہ بادا باد کہتے ہوئے منزل کی طرف رواں دواں ہو جاتے ہیں اور اگر ان کی راہ میں پہاڑ بھی حائل ہو جائیں اور اگر دریا بھی راستہ روکنے کی کوشش کریں تو وہ یہ کہتے ہوئے بپھرے ہوئے پانیوں میں گھوڑے دوڑا دیتے ہیں۔

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

اسی لئے ہمارے پیارے آقا سرکاردو عالم ﷺ اطاعت وفرمانبرداری پر بیعت لیا کرتے تھے۔ چنانچہ صحابی رسولؐ حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت اس نکتہ پر کی کہ سنیں گے اوراطاعت کریں گے۔ خواہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند۔ نیز حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تنگدستی اور خوشحالی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کوسننا اوراس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

(مسلم کتاب الامارۃ)

اورقرآن مجید نے بھی اللہ اوررسول کی اطاعت کو کامیابی کی کلید قراردیاہے۔

اطاعت کے معنے کامل فرمانبرداری، کامل تابعداری، حکم بجالانا اور پیروی کرنا ہے خواہ وہ حکم جو ہمیں دیا جارہاہے اس کی ہمیں سمجھ آئے یا نہ آئے وہ ہمیں پسند ہو یا ناپسند ہو وہ ہمارے ذوق پر گراں گزرے یا ہمارے خیالات کے مطابق ہو، ہر حال میں کامل فرمانبرداری ہی ترقیات کی شاہراہ پر قدم بڑھانے کاموقع عطا کرتی ہے۔

حضرت المصلح الموعودفرماتے ہیں:

''حقیقت یہ ہے کہ ایک بہت بڑی مرض جو انسان کی روح کوکھانے والی ہے وہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ اپنے منشاء اپنے خیالات اوراپنی آرزو کے مطابق مذہب کی جس بات کو دیکھتے ہیں صرف اس پرعمل کرنا وہ اپنے لئے کافی سمجھ لیتے ہیں اوراس بات کی پروانہیں کرتے کہ کئی اورکام بھی ہیں جن کو بڑی دلیری سے نظر انداز کررہے ہیں۔ چونکہ بنی نوع انسان کی عادات، مختلف صحبتوں کی وجہ سے بدلتی رہتی ہیں اس لئے ہر انسان اپناایک خاص ذوق رکھتا ہے جس کووہ پورا کرلیتا ہے اور جو چیز اس کے ذوق کے خلاف ہو اسے نظر انداز کردیتا ہے۔ اگر اپنے ملک کے مختلف علاقوں پر ہی نظر دوڑائی جائے تو معلوم ہوگا کہ بعض مقامات کے لوگ نمازوں کے زیادہ پابند ہوتے ہیں اور روزوں میں سستی کرتے ہیں بعض جگہ کے لوگ زکوٰۃ تو بڑی پابندی سے دیتے ہیں مگر نماز اور روزہ کی پروانہیں کرتے۔ اسی طرح بعض جگہ نماز اور روزہ کی تو پابندی کی جاتی ہے مگر زکوٰۃ کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ پھر بعض جگہ کے لوگ باوجود استطاعت کے حج نہیں کرتے اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اگر حج کے لئے جائیں تواس سفر میں بھی نماز نہ پڑھیں۔ اب اس نماز، اس روزہ، اس زکوٰۃ اوراس حج کو خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری نہیں کہا جا سکتا کیونکہ اگر وہ خدا تعالیٰ کی سچے دل سے فرمانبرداری کرتے تو جس نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اسی نے روزہ رکھنے کا بھی حکم دیا ہے اور جس نے زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا ہے اسی نے حج کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ماننے اور دوسرے کوترک کرنے نے اس بات کوثابت کردیا کہ ایسے لوگ جس فعل کو خداتعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری سمجھتے ہیں وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری نہیں بلکہ ان کے نفس کا ایک دھوکہ ہوتا ہے۔ اطاعت اور فرمانبرداری کا ثبوت تب ملتا ہے جب انسان ہر رنگ میں اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کا فرمانبردار ہو، خواہ وہ حکم اس کے منشاء، خیالات اوررسم و رواج کے مطابق ہو یا مخالف۔۔۔۔ غرض اطاعت صرف اپنے ذوق کے مطابق احکام پرعمل کرنے کا نام نہیں بلکہ خداتعالیٰ کے ہر حکم پرعمل کرنے کا نام ہے۔ خواہ وہ کسی کی عادت یا مزاج کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 15)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی زندگی پرنظر ڈالنے سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ جس قوم کو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذروں سے آفتاب بنایا تھا اور خاک سے اٹھا کر ہمدوش ثریا کر دیا تھا وہ کیسی فنافی اللہ اورفنافی اطاعت رسول قوم تھی۔ حضرت عبداللہؓ گلی میں چلے آرہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ مسجد میں دوران خطاب فرماتے ہیں ''بیٹھ جاؤ'' تو حضرت عبداللہ وہیں بیٹھ گئے اور گھسٹتے ہوئے دروازہ کی طرف بڑھنے لگے۔ کسی نے کہا آپ یہ کیا کررہے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ کا تو یہ منشاء نہ تھا۔ آپ کے مخاطب تو صرف مسجد میں موجود احباب تھے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے جواب دیا۔ اگر وہاں پہنچتے پہنچتے میری جان نکل جائے اورمیں خدا کے حضور حاضر ہو جاؤں اور خدا مجھ سے پوچھے کہ رسول کی طرف سے تمہیں ایک آواز آئی تھی تو تم نے اس پرعمل کیوں نہ کیا تو میں کیا جواب دوں گا۔

پھر اطاعت کا یہ نمونہ بھی دیکھئے کہ لوگ ایک جگہ اکٹھے شراب سے دل بہلا رہے ہیں کہ ان کے کانوں میں آواز آتی ہے کہ خدا کے رسول نے فرمایا ہے۔ کہ شراب حرام ہوگئی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا اٹھ کر دریافت کروکہ یہ بات درست بھی ہے یانہیں، مگر بعض دوسروں نے کہا کہ نہیں پہلے شراب بہا دو پھر دیکھا جائے گا۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ مجھے انہوں نے کہا کہ میں شراب کا برتن توڑ کر شراب بہادوں۔ چنانچہ میں نے ایک سونٹا مار کر وہ گھڑا جس میں شراب تھی توڑ دیا اوراس کے بعد وہ لوگ کبھی شراب کے نزدیک نہیں گئے۔ صحابہ کی یہ اطاعت رسول کریم ﷺ کی صداقت اورقوت قدسیہ کا زبردست نمونہ ہے۔

حضرت مسیح موعود اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے چلہ کشیاں نہیں کی تھیں ارّہ اورنفی واثبات وغیرہ کے ذکر نہیں کئے تھے بلکہ ان کے پاس ایک اور ہی چیز تھی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں محو تھے جو نور آپؐ میں تھا وہ اس اطاعت کی نالی میں سے ہو کر صحابہؓ کے قلب پر گرتا اور ماسوی اللہ کے خیالات کو پاش پاش کرتا جاتا تھا۔ تاریکی کی بجائے ان سینوں میں نور بھرا جاتا تھا۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 121)

اللہ تعالیٰ نے جن باتوں میں جماعت احمدیہ کو باقی دنیا کی تنظیموں پر امتیاز بخشا ہے وہ ہے نظام خلافت اور خلافت کی طرف سے قائم کردہ نظام جماعت۔ جماعت احمدیہ کا نظام ایک ایسا نظام ہے جوبچپن سے لے کر بڑھاپے تک اورعمر کے ہر حصہ میں ہر احمدی کو پیار اور محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے۔ بچہ جب سات سال کا ہوتا ہے تو اسے ایک نظام کے ساتھ وابستہ کردیا جاتا ہے اوروہ مجلس اطفال الاحمدیہ کا رکن بن جاتا ہے۔ ایک بچی جب سات سال کی عمر کو پہنچتی ہے تو وہ ناصرات الاحمدیہ کی رکن بن جاتی ہے۔ جہاں انہیں ایک ٹیم ورک کے تحت کام کرنے کی تربیت کی جاتی ہے۔ پھر جب پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو بچے خدام الاحمدیہ میں اور بچیاں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم میں شامل ہو جاتی ہیں اور ایک انتظامی ڈھانچے کے تحت بچپن سے تربیت حاصل کر کے آنے والے بچے اور بچیاں ہمیشہ جماعت کے لئے مفید وجود بنتے ہیں۔

اطاعت نظام ایک ایسا امر ہے جس کے بغیر دنیا کا کوئی نظام بھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ لیکن جماعت احمدیہ کا نظام تو ہر لحاظ سے اعلیٰ اور ارفع ہے جس کے تحت چلنے اور اطاعت کرنے کی خاص طور پر اللہ تعالیٰ اوراس کے پیارے رسول ﷺ کی طرف سے ہدایت دی گئی ہے۔ جب تک ہم اس نظام کی اطاعت کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ کے اور حضرت خلیفۃ المسیح کے پیار کی نظریں ہم پر پڑتی رہیں گی اور جیسے ہی ہم نظام سے الگ ہوئے تو جس طرح کسی راستے سے بھٹکنے والے لوگ منزل پرنہیں پہنچ سکتے اسی طرح ہم بھی کسی منزل تک نہیں پہنچ سکیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہوا کرتی ہے۔ جو جماعت سے الگ ہوا وہ گویا آگ میں پھینکا گیا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوشخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ امر دیکھے اور وہ صبر کرے کیونکہ جو نظام جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

ایک اورروایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کواللہ سے اس طرح ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جوشخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت کی موت مرا''۔

(مسلم کتاب الامارۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکام اور امراء کی اطاعت کو خدا تعالیٰ کی اطاعت قرار دے کر ہر قسم کے فرق کو ختم کر دیا اور بتایا کہ خدا اوررسول کے لئے جس قسم کی اطاعت کا تم سے تقاضا کیا جاتا ہے حکام اور امراء کے ہر معروف کام میں اسی قسم کی اطاعت تم پر واجب ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی تو اس نے میری اطاعت کی۔ اسی طرح جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی''

(مسلم کتاب الامارۃ)

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے مومنو! امیر کی بات غور سے سنو اوراس کی اطاعت کو اپنا شعار بناؤ خواہ تمہارا امیر ایک حبشی غلام کو ہی مقرر کیا جائے جس کا سر منقہ کی طرح ہو۔

(بخاری کتاب الاحکام)

اس حدیث میں امیر کی اطاعت کے ایک نہایت اہم پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کسی کو امیر منتخب کر لیا جائے تو اس کی اطاعت بہر حال لازم ہوگی۔ چاہے وہ دنیاوی لحاظ سے کیسی ہی شکل وصورت کا مالک ہو۔ دنیا میں بعض لوگ محض اس لئے امیر کی اطاعت نہیں کر رہے ہوتے کہ وہ ان کا آئیڈیل نہیں ہوتا اور ہمیشہ آئیڈیل کی تلاش میں رہتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس ارشاد میں واضح کر دیا ہے کہ اگر ایک حبشی غلام جو بظاہر تمہاری نظر میں کم عقل ہے اس کو بھی تمہارا افسر یا نگران یا امیر مقرر کر دیا جاتا ہے اس کی بھی اطاعت تم پر فرض ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ''تو کون ہے ہم میں سے جو یہ پسند کرتا ہو کہ ہم آنحضرت ﷺ کے دائرہ اطاعت سے باہر نکلیں۔ کوئی احمدی یہ تصور بھی نہیں کرسکتا۔ پس جب یہ سوچا بھی نہیں جاسکتا تو پھر عہدیداران کی، امراء کی اطاعت خالصۃً للہ

اپنے اوپر واجب کرلیں ۔۔۔یادرکھیں آپ کو قطعاً یہ اجازت نہیں ہے کہ کسی بھی عہدیدار کی نافرمانی کریں۔ اگر کوئی ایسی صورت ہے تو پھر حدیث کی روشنی میں آپ عہدیدار سے عدم تعاون کر کے ان کی نافرمانی کر کے خلیفۂ وقت کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ پھر یہ سلسلہ اوپر تک بڑھتا چلا جائے گا۔ پس ہر ایک کی بقا اسی میں ہے کہ وہ اس عہد پر قائم رہے کہ وہ ہر قربانی کے لئے تیار رہے گا‘‘

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ 266)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور میری لائی ہوئی تعلیم کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک قوم کے پاس گیا اور کہا اے میری قوم میں نے دشمن کا لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں کھلا کھلا انذار کرتا ہوں اس لئے نجات کی راہ اختیار کرو۔ اس پر قوم کے ایک طبقہ نے اس کی اطاعت کی اور راتوں رات اطمینان سے نکل گئے اور نجات پائی اور قوم کے دوسرے گروہ نے اسے جھٹلایا اور اپنے مکانوں میں ہی ٹھہرے۔ صبح کے وقت دشمن لشکر نے ان پر حملہ کر کے تباہ و برباد کر دیا۔ یہ میری اتباع کرنے والوں اور میری نافرمانی کرنے والوں کی مثال ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام)

رسول اللہ ﷺ کی یہ بات آج ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں کہ وہ لوگ جنہوں نے آپ کی کامل اتباع اور پیروی کرتے ہوئے وقت کے امام کو مانا وہ عافیت کے حصار میں آگئے اور جنہوں نے انکار کیا اور تکبر پر اصرار کیا وہ دشمن کے لشکر سے ہر چہار جانب تباہی و بربادی کا منہ دیکھ رہے ہیں۔ اسی لئے امام زمانہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی (النساء)۔ نیز فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ (احزاب)

اطاعت ایک ایسا حکم یا عمل ہے جس کے بغیر دنیا کا کوئی نظام چل نہیں سکتا اور نہ ہی کوئی پروگرام پایہ تکمیل تک پہنچ سکتا ہے۔ جہاں اطاعت نہیں وہاں بگاڑ ہے۔ جہاں فرمانبرداری نہیں وہاں فساد ہے۔ دنیا میں وہی نظام کامیاب ہوتا ہے جہاں اطاعت کی کامل روح کارفرما ہو۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 223)

نیز آپ نے اپنی جماعت کے اخلاص، اطاعت، فرمانبرداری اور ارادت و محبت کے بے مثال جذبۂ عمل کو دیکھتے ہوئے فرمایا۔

’’میں دیکھتا ہوں کہ صد ہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس بھی ہوتا ہے مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی ان کو میسر آتا ہے۔ ان کی کوئی جائیداد نہیں مگر ان کے لاانتہاء اخلاص اور ارادت سے محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب ہوتا ہے جو ان سے وقتاً فوقتاً صادر ہوتی رہتی ہے یا جس کے آثار ان کے چہروں سے عیاں ہوتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 485)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی اطاعت اور فرمانبرداری کو کون نظرانداز کرسکتا ہے۔ امام وقت کی آواز پر سب کچھ قربان کرنے کو ہمہ وقت تیار رہتے ہیں بلکہ قربان کر دیتے ہیں اور امام وقت سے یہ سرٹیفکیٹ حاصل کرتے ہیں۔

چہ خوش بودے اگر ہریک زامت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے

کہ کیا ہی اچھا ہو اگر میری جماعت کا ہر فرد نورالدین بن جائے اور تبھی ہوسکتا ہے اگر ان میں سے ہر ایک کا دل نور یقین سے پُر ہو جائے۔

31راگست 1924ء کو محض احمدی ہونے کی بناء پر فدائی احمدیت حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو کابل میں نہایت ظالمانہ طور پر سنگسار کر دیا گیا۔ تو حضرت مصلح موعود نے احباب جماعت کے نام ایک پیغام میں اپیل کی۔ آؤ ہم اس لحہ سے یہ مصمم ارادہ کر لیں کہ ہم اس وقت تک آرام نہیں کریں گے جب تک ہم کابل کی زمین کو فتح نہیں کر لیں گے۔

۔۔۔صاحبزادہ عبداللطیف صاحب، نعمت اللہ خاں صاحب اور عبدالرحمٰن صاحب کی روحیں آسمان سے ہمیں ہمارے فرائض یاد دلا رہی ہیں اور میں یقین کرتا ہوں کہ احمدیہ جماعت ان کو نہیں بھولے گی‘‘

امام وقت کا یہ پیغام سن کر بہت سے مخلصین جماعت نے اپنے نام پیش کئے کہ ہم بھی کابل جا کر دعوت الی اللہ کرتے ہوئے اپنی جانیں خدا کی راہ میں قربان کرنے کو تیار ہیں۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب نے حضور کی خدمت میں لکھا۔

’’اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے تئیں اس خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اگر مجھ جیسے نابکار ۔۔۔سے اللہ تعالیٰ یہ خدمت لے اور مجھے یہ توفیق عطا فرمائے اور کہ میں اپنی زندگی کے بقیہ ایام اس کی رضا کے حصول میں صرف کروں تو اس سے بڑھ کر میں کسی نعمت اور خوشی کا طلب گار نہیں ۔۔۔جس وقت حضور حکم فرماویں۔ افغانستان کے لئے روانہ ہونے کو تیار ہوں۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب نے اپنی درخواست میں لکھا۔ میرا نام بھی ان مجاہدین کی فہرست میں داخل فرمائیں جو جام شہادت کے پینے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ مولانا ابوالعطا صاحب جالندھری نے عرض کیا۔ حضور سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھ گناہگار کو اس خدمت کے لئے قبول فرمایا جائے اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل ایمان، استقامت اور ثبات عطا فرمائے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 584 جدید ایڈیشن)

جماعت کی اس فدائیت کو دیکھتے ہوئے ہی حضرت مصلح موعود نے 1944ء کو لاہور کے جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

’’خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو دشمن کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں۔ خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کو چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تنوروں میں کود کر دکھا دیں، اگر خودکشی حرام نہ ہوتی۔ اگر خودکشی (۔) میں ناجائز نہ ہوتی تو میں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ میں جماعت کے سو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا۔

(الفضل 18 فروری 1958ء)

جماعت نے اپنے نظام کو چلانے کے لئے اور دعوت الی اللہ کے علم کو سربلند رکھنے کے لئے امام وقت کی آواز پر جس طرح مال و جان قربان کیا۔ اس کا اعتراف اغیار بھی کرتے ہیں اور کرتے رہے۔ چنانچہ مولانا عبدالرحیم صاحب اشرف نے لکھا

☆’’قادیانیوں نے۔۔۔قادیانی تحریک کو عام کرنے کے سلسلہ میں جدوجہد کی ہے اس کا یہ پہلو نمایاں ہے کہ انہوں نے اس کے لئے ایثار و قربانی سے کام لیا ہے۔ ملک میں ہزاروں اشخاص ایسے ہیں جنہوں نے اس نئے مذہب کی خاطر اپنی برادریوں سے علیحدگی اختیار کی۔ دنیوی نقصانات برداشت کئے اور جان و مال کی قربانیاں پیش کیں۔۔۔ہم کھلے دل سے یہ اعتراف کرتے ہیں کہ قادیانی عوام میں ایک معقول تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو اخلاص کے ساتھ۔۔۔حقیقت سمجھ کر اس کے لئے جان و مال اور دنیوی وسائل و علائق کی قربانی پیش کرتی ہے۔

(المنبر 2 مارچ 1956ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 16 ص 535)

☆ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی صدر مجلس احرار نے کہا

’’ہم میاں محمود کے دشمن ہیں وہاں ہم اس کی تعریف بھی کرتے ہیں۔ دیکھو دور۔ اس نے اپنی جماعت کو جو کہ ہندوستان میں ایک تنکے کی مانند ہے کہا کہ مجھے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ چاہئے۔ جماعت نے ایک لاکھ دے دیا۔ اس کے بعد گیارہ ہزار کا مطالبہ کیا تو اس نے دگنا تگنا دے دیا۔‘‘

(الفضل 26راپریل 1935ء)

حضرت اقدس مسیح موعود اپنی جماعت میں ایسی ہی اعلیٰ اطاعت دیکھنا چاہتے تھے کہ نظم اور نظام جماعت قائم رہے۔ آپ اپنی جماعت کو متنبہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

’’جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا۔ بلکہ حکم تو بہت ہیں جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا اور کوئی کسی میں داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو۔

دوستو! نظام جماعت کی برکات حاصل کرنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم سب امام وقت کے پیچھے یوں چلیں جیسے سایہ اپنے اصل کے پیچھے گردش کرتا ہے۔ ایک ہاتھ کے اشارے پر اٹھیں، ایک ہاتھ کے اشارے پر بیٹھیں۔ ہمارا ہر قول اور ہر فعل نظام جماعت کی من و عن پیروی میں لذت پانے لگے اور ہمارا سکون دل اور اطمینان قلب اطاعت کی سلک میں پرو یا جائے اور ہم اطاعت نظام کا جؤا پہنے ہوئے علم حق کو بلند تر کرتے ہوئے ترقیات اور کامیابیوں اور کامرانیوں کی شاہراہوں پر آگے سے آگے قدم بڑھاتے رہیں یہاں تک کہ وہ دن آجائے جب تمام کائنات پر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت ہو اور یہ تبھی ہوسکتا ہے جب ہم صحابہ کرام کی اطاعت جیسی اطاعت کو اپنی زندگی کا مقصد وحید بنا لیں اور حضرت اقدس مسیح موعود کی اس بات کو یاد رکھیں۔

’’اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی اور اپنا آرام اور اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے۔۔۔میرا دوست کون ہے اور میرا عزیز کون ہے۔ وہی جو مجھے پہچانتا ہے۔ مجھے کون پہچانتا ہے۔ صرف وہی جو مجھ پر یقین رکھتا ہے کہ میں بھیجا گیا ہوں اور مجھے اس طرح قبول کرتا ہے جس طرح وہ لوگ قبول کئے جاتے ہیں جو بھیجے گئے ہوں۔ دنیا مجھے قبول نہیں کرسکتی کیونکہ میں دنیا میں سے نہیں ہوں مگر جن کی فطرت کو اس عالم کا حصہ دیا گیا ہے وہ مجھے قبول کرتے ہیں اور کریں گے۔ جو مجھے چھوڑتا ہے وہ اس کو چھوڑتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جو مجھ سے پیوند کرتا ہے وہ اس سے کرتا ہے جس کی طرف سے میں آیا ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چراغ ہے جو شخص میرے پاس آتا ہے ضرور وہ اس روشنی سے حصہ لے گا مگر جو شخص وہم اور بدگمانی سے دور بھاگتا ہے وہ ظلمت میں ڈال دیا جائے گا۔ اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں

اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے۔ اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔ مجھ میں کون داخل ہوتا ہے وہی جو بدی کو چھوڑتا ہے اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کا ایک بندہ مطیع بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں"۔

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 34)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"کسی بھی قوم یا جماعت کی ترقی کا معیار اور ترقی کی رفتار اس قوم یا جماعت کے معیار اطاعت پر ہوتی ہے۔ جب بھی اطاعت میں کمی آئے گی۔ ترقی کی رفتار میں کمی آئے گی اور الٰہی جماعتوں کی نہ صرف ترقی کی رفتار میں کمی آتی ہے بلکہ روحانیت کے معیار کے حصول میں بھی کمی آتی ہے۔۔۔ یاد رکھیں اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے قربانیاں بھی کرنی پڑتی ہیں اور صبر بھی دکھانا پڑتا ہے پھر دنیاوی لحاظ سے بھی جو حاکم ہے۔ اس کی دنیاوی معاملات میں اطاعت ضروری ہے۔۔۔ اس لئے ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ برکت ہمیشہ نظام جماعت کی اطاعت اور اس کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہی ہے"۔

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 604 تا 614)

حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:

"تم لوگ ایسی فرمانبرداری سے کام کرو جیسے فوجی سپاہی کرتے ہیں بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ ایسی فرمانبرداری دکھاؤ جیسی صحابہ دکھاتے تھے کیونکہ فوجی سپاہی توپ خانے کے ڈر سے کام کرتے ہیں مگر صحابہ کو تو اس کا ڈر نہیں ہوتا تھا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک صحابی جن کا نام ضرار تھا جب دشمن کے مقابلے کے لئے نکلے تو بھاگے بھاگے واپس آئے۔ جس کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلے تھے اس نے بیس مسلمان مار دیئے تھے۔ سمجھا یا گیا کہ اس ڈر سے واپس بھاگ آئے ہیں لیکن جب پھر گئے اور واپس آنے کی وجہ پوچھی گئی تو کہا کہ میں بغیر زرہ کے لڑا کرتا ہوں مگر آج زرہ پہنی ہوئی ہے جب میں مقابلہ پر گیا تو مجھے اس قدر صدمہ ہوا کہ اگر اس حالت میں میں مارا گیا تو سخت گرفت میں آؤں گا کہ آج کافر کے ڈر سے میں نے زرہ پہن لی۔ اس لئے میں دوڑتا ہوا گیا اور اب اتار کر آیا ہوں۔ دشمن کو انہوں نے قتل کر دیا۔ تو سپاہی کی لڑائی صحابہ کی لڑائی کے مقابلہ میں نہیں آسکتی۔ سپاہی لالچ اور ڈر کے لئے لڑتا ہے لیکن صحابی خدا کے لئے لڑتا ہے۔ تمہاری اطاعت صحابہ جیسی ہونی چاہیے اور ان کی اطاعت ایسی تھی کہ جو مخلص تھے وہ کسی حالت میں بھی نافرمانبرداری نہیں کرتے تھے۔ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ نے مسجد میں لوگوں کو فرمایا بیٹھ جاؤ۔ عبداللہ بن مسعودؓ گلی میں سے گزر رہے تھے ان کے لئے یہ حکم نہ تھا لیکن جب ان کے کان میں یہ آواز پڑی تو بیٹھ گئے اور بیٹھے بیٹھے چل کر مسجد میں آئے ہر ایک مومن میں فرمانبرداری ایک نہایت ضروری امر ہے اور خصوصیت کے ساتھ اس جماعت کے لئے جو چھوٹی ہو ورنہ لاکھ میں سے ایک بھی ایسا چانس نہیں کہ وہ کامیاب ہو سکے۔ پس تم لوگ اپنے افسروں کی کامل فرمانبرداری سے کام کرو اور اس بات کو خوب یاد رکھو۔

(انوار العلوم جلد 7 صفحہ 268)

"قرآن کریم میں حضرت یوسفؑ کا واقعہ جس طرح بیان ہوا ہے۔ وہ بھی دلالت کرتا ہے کہ حاکم خواہ کسی مذہب کا ہو اس کی اطاعت ضروری ہے۔ بلکہ اگر اس کے احکام ایسے شرعی احکام کے مخالف بھی پڑ جاویں جن کا بجالانا حکومت کے ذمہ ہوتا ہے تب بھی اس کی اطاعت کرے۔ چنانچہ حضرت یوسفؑ کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ان کے بھائی ان کے پاس چھوٹے بھائی کو لائے تو وہ ان کو وہاں کے بادشاہ کے قوانین کی رو سے اپنے پاس نہیں رکھ سکتے تھے۔ اس لئے خدا نے ان کے لئے ایک تدبیر کر دی۔ چنانچہ فرماتا ہے اسی طرح ہم نے تدبیر کی تھی کیونکہ وہ بادشاہ کے قوانین کے مطابق اپنے بھائی کو نہیں رکھ سکتے تھے۔ ہاں مگر اس صورت میں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی چاہتا۔ (یوسف :77) اسی طرح اجعلنی علی خزائن الارض کے تحت تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے کہ ظالم بلکہ کافر بادشاہ کی طرف سے عہدوں کا قبول کرنا اس شخص کے لئے جائز ہے جو اپنی جان پر اعتبار رکھتا ہے کہ وہ حق کو قائم رکھ سکے گا۔۔۔ پس حضرت یوسفؑ کے معاملہ سے بھی یہ ظاہر ہے کہ خواہ گورنمنٹ کافر ہی کیوں نہ ہو اس کی وفاداری ضروری ہے۔ جب ہم رسول کریم ﷺ کے کلام کو دیکھتے ہیں تو وہاں بھی حکومت کی اطاعت کا خاص حکم پاتے ہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں "تم پر واجب ہے حکم ماننا اور اطاعت کرنی، تنگی میں اور کشائش میں، اور خوشی میں اور ناراضگی میں اور اس وقت بھی جب تمہارے حقوق تلف کئے جاتے ہوں۔ اسی طرح روایت کیا جاتا ہے کہ آپؐ سے صحابہؓ نے دریافت کیا کہ اے نبی اللہ! بتائیے تو سہی اگر ہم پر ایسے حاکم مقرر ہوں جو اپنے حق تو لے لیں اور جو ہمارے حقوق ہیں وہ نہ دیں تو ہم کیا کریں؟ آپؐ نے پہلے تو اس کے سوال کا جواب نہ دیا۔ لیکن جب اس نے دوبار دریافت کیا تو فرمایا کہ ان کی باتیں سنو اور ان کی اطاعت کرو۔ کیونکہ وہ اپنے کئے کی جزاء پائیں گے تم اپنے کئے کی جزا پاؤ گے۔"

(انوار العلوم جلد 5 صفحہ 560-561)

مَردوں کی طرح باہر نکلو اور نازوادا کو رہنے دو
سِل رکھ لو اپنے سینوں پر اور آہ و بکا کو رہنے دو
جو اس کے پیچھے چلتے ہیں ہر قسم کی عزت پاتے ہیں
لگ جاؤ اسی کی طاعت میں اور چوں وچرا کو رہنے دو

مرسلہ: نظارت صنعت وتجارت

پھلوں اور سبزیوں کو محفوظ کرنے کی اہمیت اور افادیت

ہمارے ملک میں پھل اور سبزیاں بکثرت پیدا ہوتی ہیں مگر ذرائع آمدو رفت جدید تقاضوں کے مطابق نہ ہونے کے باعث 40 فیصد کے قریب پھل اور سبزیاں ضائع ہو جاتی ہیں جبکہ کل پیداوار کا بہت کم حصہ مصنوعات بنانے کے لئے کارخانوں تک پہنچ پاتا ہے۔ ہمارے ملک میں پیدا ہونے والے اعلیٰ قسم کے پھلوں کی مانگ دوسرے ممالک میں بہت زیادہ ہے مگر کل پیداوار کا بہت کم حصہ برآمد کے قابل ہوتا ہے اس لئے درمیانے درجہ کی کوالٹی کے حامل پھل اور سبزیاں کارخانوں میں معیاری درجہ کی مصنوعات بنانے کے لئے نہایت موزوں ہوتے ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک میں پھلوں اور سبزیوں کی زیادہ سے زیادہ مصنوعات بنانے کی طرف خصوصی توجہ دی جانی چاہئے تاکہ انہیں بیرون ملک بھجوا کر زرمبادلہ کمایا جا سکے۔

سال کے چند مہینوں میں پھل اور سبزیاں بہت سستی ہو جاتی ہیں اور پیداوار کے لحاظ سے کسانوں کو اس کا اصل معاوضہ بھی ملنا مشکل ہو جاتا ہے جبکہ پھلوں اور سبزیوں کو محفوظ کر کے قیمتوں کو اعتدال پر رکھا جا سکتا ہے اور کسانوں کو ان کی پیداوار کا معقول معاوضہ بھی مل سکتا ہے۔ اب بہت سے کارخانہ دار منڈیوں کا رُخ کرنے کی بجائے اپنی ضروریات کا بیشتر خام مال باغات اور کھیتوں میں سے براہ راست حاصل کر سکتے ہیں۔

پھلوں اور سبزیوں کو محفوظ کرنا اور ان سے انواع واقسام کی مصنوعات مثلاً اچار، چٹنیاں، شربت، اسکوائش و مربہ جات وغیرہ تیار کرنا ایک گھریلو صنعت کا درجہ بھی رکھتا ہے جسے ہر شخص کاروبار کے طور پر اپنا کر باعزت روزی کما سکتا ہے۔

پھلوں اور سبزیوں کی اہمیت سے کون واقف نہیں کیونکہ یہ ہمارے جسم میں ضروری غذائی اجزاء مثلاً وٹامنز اور نمکیات بہم پہنچاتے ہیں، تندرستی اور بیماری دونوں صورتوں میں ماہرین غذا پھلوں اور سبزیوں کے استعمال کا مشورہ دیتے ہیں۔

1۔ غذا کو متوازن بنانے کے لئے محفوظ شدہ پھل اور سبزیاں بہت اہمیت رکھتی ہیں جو ہمیں پورا سال غذائی اجزاء مہیا کرتی ہیں۔

2۔ انہیں محفوظ کر کے ہم سارا سال انواع اقسام کے ذائقوں سے دستر خوان کو سجا سکتے ہیں اور طرح طرح کے کھانوں سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

3۔ محفوظ کی گئی غذا نسبتاً کم جگہ گھیرتی ہے اسے ذخیرہ کرنے کے لئے کولڈ سٹور کی ضرورت بھی نہیں پڑتی۔

4۔ ایسے پھل جو کسی ایک جگہ دستیاب نہیں انہیں محفوظ کر کے دور دراز علاقوں میں بھیجا جا سکتا ہے۔

5۔ محفوظ شدہ غذا کو بیرون ملک برآمد کر کے زرمبادلہ کی صورت میں خطیر رقم حاصل کی جا سکتی ہے۔

6۔ غذا کو سیلاب اور دیگر قدرتی آفات کا مقابلہ کرنے کے لئے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

7۔ پھلوں اور سبزیوں کو پروسیس کر کے روزگار اور ملازمت کے مواقع پیدا کئے جا سکتے ہیں۔

8۔ پھلوں اور سبزیوں کو پروسیس کر کے انہیں ضائع ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔

پھلوں اور سبزیوں کو خراب کرنے والے عوامل

اس سے پہلے کہ ہم پھلوں اور سبزیوں کو محفوظ کرنے کے طریقوں پر بحث کریں یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ وہ کونسے عوامل ہیں جن کی بدولت پھل اور سبزیاں خراب ہو جاتی ہیں تاکہ ان کا تدارک کیا جا سکے۔ پھلوں اور سبزیوں کو محفوظ کرنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ محفوظ کئے جانے والے پھلوں اور سبزیوں کا ذائقہ و رنگت اور خوشبو برقرار رہیں ورنہ غذا کو محفوظ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا ایسے پھل اور سبزیاں جو بی اور سی گریڈ کہلاتی ہیں ان سے اعلیٰ قسم کی مصنوعات بنائی جا سکتی ہیں۔

کیمیائی اور طبعی عوامل

یہ عوامل قدرتی طور پر پھلوں اور سبزیوں میں متحرک رہتے ہیں۔ پھل پکنے اور برداشت کئے جانے کے بعد بھی یہ عوامل ختم نہیں ہوتے۔ اگر انہیں بروقت نہ روکا جائے تو اس سے پھل ضائع ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ یہ عوامل خامروں کی وجہ سے ہوتے ہیں، جس کی مثال یہ ہے کہ اگر سیب، آلو، بینگن وغیرہ کاٹ کر ذرا دیر کھلی فضا میں رکھ دیئے جائیں تو وہ سیاہ پڑ جاتے ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ ہوا میں موجود آکسیجن ان کے ساتھ عمل کر کے خامروں کی موجودگی میں ایسے مرکبات بناتے ہیں جو بھورے یا سیاہ رنگ کے ہوتی ہیں۔ ان خامروں سے بچنے کے لئے پھلوں اور سبزیوں کو کاٹ کر اُبلتے ہوئے پانی میں چند منٹ پکانے یا بھاپ دینے سے یہ خامرے ناکارہ ہو جاتے ہیں، اس عمل کو بلانچنگ کہتے ہیں۔

بلانچنگ کے فوائد

i۔ بلانچنگ کے عمل سے خامروں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ii۔ پھلوں اور سبزیوں کی رنگت خصوصاً سبز پتوں والی سبزیوں کا رنگ پختہ ہو جاتا ہے اور غذا محفوظ کرنے

کے عوامل کے دوران بھی برقرار رہتا ہے۔

iii۔گرم کرنے کی بدولت سبزیوں میں سے فاضل گیسیں اور آکسیجن خارج ہو جاتی ہے جس سے ان کا حجم کم ہو جاتا ہے، خصوصاً انہیں ڈبوں میں پیک کرنے کے لئے آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

iv۔جہاں بلانچنگ کے بہت فوائد ہیں وہاں اس کے چند نقصانات بھی ہیں وہ یہ کہ ایسے پھل اور سبزیاں جن میں وٹامنز اور نمکیات بکثرت پائے جاتے ہیں انہیں پانی میں ابالنے سے وہ ضائع ہو جاتے ہیں اس لئے عام طور پر پھلوں کو بھاپ دے کر بلانچ کرنا چاہئے اس کے لئے کسی برتن میں پانی ڈال کر پیندے میں ایک جالی وغیرہ رکھ کر اس پر پھل اور سبزیاں کاٹ کر رکھنی چاہئے اور پتیلے کا ڈھکن بند کر کے چولہے پر چڑھانا چاہئے۔ چند منٹ بھاپ دینے سے خامرے ناکارہ ہو جاتے ہیں۔

خوراک کو خراب کرنے والے خردبینی جراثیم

یہ خردبینی جراثیم ہمارے اردگرد کے ماحول میں بکثرت پائے جاتے ہیں مگر ہم انہیں بآسانی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے کیونکہ 20,0000 جرثومے بمشکل ایک مربع انچ جگہ گھیرتے ہیں۔ یہ خردبینی حیاتیات تین قسم کے ہوتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i)۔پھپھوندی (Mould)

پھپھوندی کئی اقسام کی ہوتی ہیں مگر عام طور پر ہماری غذا میں دو قسم کی پھپھوندی دیکھنے میں آتی ہے۔

الف۔کالی پھپھوندی ب۔سبز پھپھوندی

یہ پھپھوندی کئی ایک خلیوں سے مل کر بنتی ہے اور غذا پر کالے یا سبز رنگ کے گول دھبوں کی صورت میں نمودار ہوتی ہے جس سے ہم اس کی موجودگی کا پتہ چلا سکتے ہیں۔ یہ زیادہ تر تیزابی غذاؤں پر جیسے ترشاوہ پھلوں، جوس اور سبزیوں مثلاً ٹماٹروں پر حملہ آور ہوتی ہے۔ اگر ہم غذا کو گرم کر لیں یا ابلتے ہوئے پانی میں ابال کر ٹھنڈا کر لیں تو یہ فوری طور پر ختم ہو جاتی ہے۔ پھپھوندی کو اپنی بڑھوتی کے لئے درج ذیل اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے۔

a۔مناسب درجہ حرارت
b۔مناسب غذا اور حالات
c۔آکسیجن
d۔پانی یا نمی

اگر درج بالا ضروریات میں سے ایک بھی میسر نہ ہو سکے تو پھپھوندی کی بڑھوتی میں کمی آ جاتی ہے۔

(ii)۔خمیر:

خمیر ایک خلوی جاندار ہے جو میٹھی اور ترش خوراک پر حملہ آور ہوتے ہیں اور چینی پر حملہ کر کے اسے الکحل میں تبدیل کر دیتے ہیں اسے ختم کرنے کے لئے 60 ڈگری سینٹی گریڈ پر گرم کرنا کافی ہے۔

3۔بیکٹیریا:

بیکٹیریا بھی ایک خلوی خردبینی جراثیم میں سے ہے۔ یہ عموماً لحمیات والی غذاؤں جیسے دودھ، گوشت، مٹر اور لوبیا وغیرہ پر حملہ کرتے ہیں۔ ان کے عمل کے نتیجے میں بدبودار گیس پیدا ہوتی ہے۔ ان سے بہت زیادہ زہریلا مادہ پیدا ہوتا ہے جو انسان کے لئے خطرناک ہے اور 60 سے 70 فیصد ایسی خوراک کھانے سے انسان موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں بیکٹیریا کی دو اقسام ہوتی ہیں۔

(i)عام قسم یا بغیر حفاظتی خول والے بیکٹیریا:

بغیر خول والے بیکٹیریا با آسانی 100 سینٹی گریڈ پر گرم کرنے سے تلف ہو جاتے ہیں۔

(ii)۔خول والے بیکٹیریا:

خولدار بیکٹیریا 116 سے 127 سینٹی گریڈ پر گرم کرنے سے تلف ہو جاتے ہیں۔ اتنا درجہ حرارت پریشر ککر سے حاصل ہو تا ہے۔ تیزابی غذاؤں کو 100 سینٹی گریڈ پر گرم کرنے سے تمام جرثومے ختم ہو جاتے ہیں جبکہ غیر تیزابی غذاؤں کو 116 سینٹی گریڈ سے 127 سینٹی گریڈ پر دباؤ کے تحت گرم کرنے سے بیکٹیریا ختم ہو جاتے ہیں۔

بچاؤ کے طریقے:

a۔غذا کو جراثیم سے محفوظ رکھنے کے لئے مناسب طریقوں پر عمل کریں۔

b۔غذا جیسے کھانا، سالن وغیرہ کو فریج میں یا فریزر میں سٹور کریں اور کھانا کھانے سے پہلے سالن اچھی طرح گرم کر لیں اور چند منٹ اچھی طرح اُبالیں، خصوصاً گوشت والا سالن تھوڑا سا پانی ڈال کر کھلے برتن میں اچھی طرح پکائیں۔

c۔غذا میں زیادہ تبدیلیاں جیسے گیس، بلبلے، بدبو اور خراب رنگت نظر آئیں تو اسے ضائع کر دیں۔ گندی جگہوں، نالوں، لیٹرینوں کے قریب گندے کپڑوں والے خوانچہ فروشوں سے اشیاء لے کر نہ کھائیں، ریلوے سٹیشنوں سے پکوڑے سموسے اور کٹے ہوئے پھل جیسے خربوزہ، تربوز لے کر نہ کھائیں۔ بہت شدید ضرورت پڑے تو تازہ سالم پھل لے کر کھالیں جعلساز پھلوں کو بیہوشی کے ٹیکے لگا کر بھی لوٹ سکتے ہیں اس لئے محتاط رہیں۔

(iii)۔کیڑے مکوڑے اور چوہے

ہماری غذاؤں کو جس طرح جراثیم سے خطرات لاحق رہتے ہیں اسی طرح کیڑے مکوڑے اور چوہے بھی ہماری غذا کو خراب کرتے ہیں جو ہماری غذا میں براہ راست شامل ہو کر اپنا فضلہ اس میں خارج کرتے ہیں جس کو کھانے سے ہم بیمار پڑ جاتے ہیں۔

باورچی خانوں میں لال بیگ اور چوہے بھی مختلف بیماریاں پھیلانے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں، علاوہ ازیں کھیاں گندگی کے ڈھیروں سے جراثیم لے کر ہر جگہ پھیلا دیتی ہیں۔ شام کو باورچی خانہ بند کرنے سے پہلے تمام برتنوں اور غذا کے ڈبوں کو اچھی طرح ڈھکن لگا کر بند کرنا چاہئے۔ آٹے کے برتنوں کو چوہوں سے محفوظ کرنے کے لئے اچھی طرح ڈھانپ کر رکھیں، کیڑے مکوڑوں کی یلغار برسات میں بہت زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے برسات میں اس امر پر خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ باورچی خانوں میں ماہرین کے مشورے سے مناسب جراثیم کش اور کیڑے مار ادویات احتیاط کے ساتھ استعمال کریں۔

غذا کو محفوظ کرنے کے لئے خصوصی ہدایات

ذاتی صفائی:

صفائی نصف ایمان ہے۔ پاک صاف غذا اچھی صحت علامت ہے۔ ہمیشہ ایسی صاف ستھری غذا تیار کریں جو آپ اپنے بچوں کو بھی کھلا سکیں اس کے لئے اپنے بدن کی صفائی بہت ضروری ہے، جیسے کپڑے صاف ستھرے ہوں، ناخن کٹے ہوئے ہوں، حوائج ضروریہ سے فراغت کے بعد صابن سے اچھی طرح ہاتھ صاف کریں۔ زخمی اور کٹے ہوئے ہاتھوں سے کام کرنا خطرناک ہے جس کی وجہ سے خون کی بیماریاں ہیپاٹائٹس بی اور سی اور کینسر پھیل سکتا ہے، برتنوں اور جگہ کو دھویا جائے تو جراثیم ختم ہو جاتے ہیں۔

غذائی اشیاء تیار کرتے وقت سگریٹ نوشی، ناک صاف کرنا، تھوکنا، نسوار کھانا، کھجلی یا خارش کرنا، ناخن بڑے رکھنا، جسم کی صفائی نہ کرنا یا نہ نہانا، سر پر ٹوپی نہ اوڑھنا بھی ہماری غذا میں آلودگی کا باعث بنتے ہیں۔

برتنوں کی صفائی:

غذائی اشیاء تیار کرتے وقت برتنوں کو صاف ستھرا رکھنا چاہئے۔ مصنوعات تیار کرنے کے لئے تانبے، لوہے اور پیتل کے برتن اور دیگچے استعمال نہیں کرنے چاہئے۔ غذا کو تیار کرنے کے لئے صرف سٹیل کی دھات سے بنے ہوئے برتن اور پتیلے استعمال کرنے چاہئے۔ اس کے علاوہ ہلانے کے لئے لکڑی کے چمچے، ڈوئیاں بھی استعمال کی جا سکتی ہیں۔ البتہ پانی کو سٹور کرنے یا اشیاء مکس کرنے کے لئے پلاسٹک کے سفید ٹب اور کیمیاوی آلائش سے پاک پلاسٹک کے کین جیسے ہائیڈروجن پر اکسائیڈ والے کین یا ہائپو کلورائیڈ والے کین جن میں لیکوڈ بلیچنگ پیک ہو کر آتا ہے استعمال کئے جا سکتے ہیں مگر ایسے کین جن میں خطرناک کیمیاوی ادویات اور کیڑے مار زہریلی ادویات پیک ہوتی ہیں استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اس کی وجہ یہ ہے درج بالا تمام دھاتیں غذا میں موجود تیزابوں سے عمل کر کے ان کا ذائقہ اور رنگت خراب کر دیتی ہیں اور زہریلے مادے بناتی ہیں جو خدانخواستہ موت کا باعث بن سکتے ہیں۔ آجکل حکومت ایسے تمام پلاسٹک کے ڈرم اور کینز پر پابندی عائد کر رہی ہے تا کہ عوام کو اس کے مضر اثرات اور مہلک بیماریوں سے بچایا جا سکے البتہ ڈرموں کے اندر شیشہ پلاسٹک کے موٹے لفافے ڈال کر ان سے کسی حد تک بچا جا سکتا ہے۔

ماحول کی صفائی:

ہمارے ملک میں اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء سڑک کے بالکل اُوپر اور گندے نالوں کے پاس فروخت کی جاتی ہیں اکثر نالوں سے گندگی نکال کر چھوڑ دی جاتی ہے۔ جس پر جراثیم اور کھیاں پرورش پاتی ہیں۔ جبکہ گندگی خشک ہو جانے سے جراثیم ہوا میں تحلیل ہو کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتے ہیں اور بیماریوں کا باعث بنتے ہیں خاص طور پر لاری اڈوں اور سڑک کے کناروں پر ہوٹلوں سے کھانا پینا صحت کے لئے انتہائی مضر ہے کیونکہ ایسے ماحول میں گردوغبار، جانوروں کا فضلہ جیسے گھوڑوں اور گدھوں وغیرہ کی لید، صفائی کا ناقص انتظام ہونے کی وجہ سے فضائی آلودگی کا باعث بنتا ہے اور ہمارے کھانوں میں شامل ہو جاتا ہے جہاں غذائی مصنوعات تیار کی جائیں وہ جگہ اور اردگرد کا ماحول صاف ستھرا ہونا چاہئے۔

غیر قانونی مضر صحت اجزاء کا استعمال

اس زمرے میں غیر قانونی رنگ، فلیور اور ملاوٹ کرنے والی اشیاء آتی ہیں جیسے مصدقہ رنگ جو کپڑے رنگنے کے لئے بازار میں ملتے ہیں وہ اگر غذا میں استعمال کئے جائیں تو کینسر کا باعث بن سکتے ہیں۔

اسی طرح غذا کے اندر غیر نامیاتی تیزابوں کا استعمال کرنا جیسے ہائیڈروکلورک ایسڈ، سلفیورک ایسڈ کا استعمال مضر صحت اور زہر قاتل ہے۔ یہ گھناؤنا جرم نہ کریں۔ سرکہ بنانے کے لئے سستے برانڈ پر کبھی یقین نہ کریں اس سے موت واقع ہو سکتی ہے، گردے فیل ہو سکتے ہیں اور جگر کا عارضہ لاحق ہو سکتا ہے۔ کسی قسم کا کوئی مسئلہ ہو تو اپنے ماہر معالج سے مع ثبوت سیمپل کے جلد از جلد رابطہ کریں جس کے کھانے سے مسئلہ پیدا ہوا ہو۔

(بحوالہ زرعی ڈائجسٹ فیصل آباد)

نظارہ یاد ہے

محترم شیخ عبدالقادر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کو یہ شرف حاصل ہے کہ جنوری 1925ء کو جبکہ یہ خاکسار پہلی مرتبہ ہندو ہونے کی حالت میں محترم میاں محمد مراد صاحب کے ساتھ قادیان جا رہا تھا تو راستہ میں رات حضرت حکیم محمد حسین صاحب قریشی کے گھر میں گزاری تھی۔ مجھے آپ کے عشا کی نماز پڑھنے کے بعد وتر کی نماز پڑھنے کا نظارہ اب تک یاد ہے۔ ایک قالین کے اوپر جائے نماز پر آپ نے پہلے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر ایک رکعت الگ پڑھ کر وتر مکمل کئے نماز پڑھتے وقت آپ کی شکل دیکھ کر مجھے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی فرشتہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہے۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص 164)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نمایاں کامیابی

۞ محترمہ کشور ناہید صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شمیم صاحب کاہلوں ٹاؤن شپ لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے خضر حسین نے اولیول کیمبرج کے امتحان منعقدہ مئی 2010ء میں 13Straight As لے کر نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

اسی طرح میرے بڑے بیٹے مکرم اسامہ حسین صاحب نے اے لیول کیمبرج کے امتحان منعقدہ مئی 2010ء میں 7Straght-As لے کر پاس کیا ہے۔

دونوں بھائی مکرم چوہدری محمد نعیم کاہلوں صاحب کے پوتے، مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب مرحوم پتوکی کے نواسے اور مکرم مولوی محمد حسین صاحب مرحوم پروفیسر طبیہ کالج ربوہ کی نسل سے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بھائیوں کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے۔ نیز مزید دینی و دنیاوی اور علمی ترقیات سے نوازے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم فضل اللہ طارق صاحب ترکہ چوہدری عنایت اللہ صاحب)

۞ مکرم فضل اللہ طارق صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 20/25 محلّہ دارالرحمت ربوہ برقبہ ایک کنال 49 مربع فٹ میں 1/2 حصہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ خاکسار کے بھائیوں مکرم حبیب اللہ طارق صاحب اور مکرم مسیح اللہ طارق صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے جملہ ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ۔ بیوہ
2۔ مکرم حبیب اللہ طارق صاحب۔ بیٹا
3۔ مکرمہ امۃ المتین صاحبہ۔ بیٹی
4۔ مکرمہ امۃ الجمیل صاحبہ۔ بیٹی
5۔ مکرم مسیح اللہ طارق صاحب۔ بیٹا
6۔ مکرم فضل اللہ طارق صاحب۔ بیٹا

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر تحریراً دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

تقریب آمین

۞ مکرم مبشر احمد صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی تحسینہ باسط بنت مکرم عبدالباسط صاحب مرحوم دارالشکر شمالی ربوہ کی تقریب آمین مورخہ 7 ستمبر 2010ء کو اپنی رہائش گاہ واقع دارالشکر میں منعقد ہوئی۔ عزیزہ نے 7 سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ تقریب کے موقع پر مکرمہ روبینہ مظفر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دارالشکر شمالی نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ تحسینہ باسط کو قرآن کریم کو صحیح طور پر پڑھنے، سمجھنے اور حقیقی معنوں میں عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

ولادت

۞ مکرم برکات احمد بٹ صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ لکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 11 ستمبر 2010ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام جاذبہ برکات عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم خلیل احمد بٹ صاحب کی پوتی اور مکرم سیٹھ محمد دین صاحب کی نسل سے ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔ نیک نصیب کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں محترم مسعود احمد خورشید صاحب آف امریکہ ابن حضرت الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 23 ستمبر 2010ء کو امریکہ میں بعمر 90 سال وفات پا گئے۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں اور متعدد پوتے و نواسے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم جماعت اور خلافت سے بہت اخلاص اور محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ غریبوں سے ہمدردی اور ان کے ہر غمی و خوشی میں شامل ہوتے تھے۔ ان کی تدفین امریکہ میں ہی ہوگی۔۔ احباب سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم امان اللہ امجد صاحب

''سیلاب کی تباہ کاریاں اور انسانی ہمدردی''

''انکل! یہ میری طرف سے سیلاب زدگان کے لئے چندہ لے لیں'' فرحان کی یہ معصوم آواز ابھی تک میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔ وہ اپنا جیب خرچ لے کر آیا تھا کہ اسے انسانی ہمدردی کی مد میں جمع کر لیں۔ اس کی چھوٹی بہن سائرہ نے یہ دیکھا تو وہ بھلا کب پیچھے رہنے والی تھی۔ اس نے بھی جھٹ اپنے پیسے نکالے کہ میری طرف سے بھی چند دے دیں۔

ان کی والدہ نے بتایا کہ آج روزنامہ الفضل میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی طرف سے سیلاب زدگان کے لئے عطیات جمع کرانے کی تحریک کی گئی تھی۔ الفضل پڑھتے ہوئے انہوں نے بچوں کو بھی بتایا کہ حالیہ بارشوں اور سیلاب سے بہت زیادہ تباہی ہوئی ہے۔ اس لئے جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے اس میں ان کی مدد کرنی چاہئے۔ کچھ دیر بعد دونوں بچے اپنے دادا ابو جو کہ بیمار تھے ان کی عیادت کے لئے والدہ کے ساتھ گئے تو انہوں نے خوش ہو کر کچھ نقدی بطور انعام دی۔ جب گھر واپس آئے تو بچوں نے فوراً اپنی والدہ سے کہا کہ ہم یہ رقم سیلاب زدگان کی امداد کے لئے دیں گے چنانچہ کی والدہ نے بچوں کو میرے پاس بھیج دیا۔

وطن عزیز میں آنے والے تاریخ کے بدترین سیلاب نے گلگت بلتستان، خیبر پختونخواہ اور پنجاب میں تباہی پھیلانے کے بعد اب سندھ کو اپنی طوفان لہروں کی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اس لحاظ سے پاکستان اس وقت غیر معمولی طور پر مشکل ترین حالات کا شکار ہے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق حالیہ سیلاب میں تقریباً 2000 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں جبکہ لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ اربوں روپے کی فصلیں خراب ہو چکی ہیں۔ لاکھوں کسانوں کے گھر پانی میں ڈوب گئے ہیں اسی طرح مویشیوں کا بھی بے پناہ نقصان ہوا ہے۔ یہ سیلاب مختلف علاقوں میں تباہی پھیلاتا ہوا آگے بڑھ رہا ہے۔ اس غیر متوقع سیلاب نے جو تباہی مچائی ہے۔ اس نے ہر باشعور فرد کو مغموم کر دیا ہے۔ بستیوں کی بستیاں صفحہ ہستی سے مٹ چکی ہیں۔

ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک طرف پوری قوم اپنے تمام تر داخلی اختلافات کو بھلا کر متحد ہو جائے اور اپنے تمام نمائشی اور زیبائشی اخراجات کو ختم کر کے انہیں سیلاب زدگان کی آباد کاری اور انفرا سٹرکچر کی بحالی پر خرچ کرے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابوالدرداء بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے کمزوروں میں تلاش کرو۔ یعنی میں ان کے ساتھ ہوں اور ان کی مدد کر کے تم میری رضا حاصل کر سکتے ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ کمزوروں اور غریبوں کی وجہ سے ہی تم خدا کی مدد حاصل کرتے ہو اور اس کے حضور سے رزق کے مستحق بنتے ہو۔

(ترمذی کتاب الجہاد)

سیدنا حضرت مسیح موعود نے جب یہ جماعت قائم فرمائی تو دس شرائط بیعت شائع کیں جن میں ایک بنیادی شرط یہ تھی کہ ''ہر وہ شخص جو اس جماعت میں داخل ہوگا وہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔''

حضور کا عملی نمونہ بھی ہمارے سامنے ہے کہ انسانیت کی خدمت کے لئے زندگی کے آخری لمحات تک مصروف عمل رہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

اب تو ہم آرام دہ گھروں میں رہنے والوں کو اس وقت کچھ بھی اچھا نہیں لگتا جب ہم بچوں، بوڑھوں اور عورتوں اور گھروں کی چھتوں اور درختوں پر پناہ ڈھونڈتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اب تو ان لمحوں میں لقمہ تر بھی حلق میں پھنستا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ جب سیلاب میں گھرے ہوئے بھوکے پیاسے لوگوں پر نظر اٹھتی ہے۔ پھر ہم آسمان کے خدا کی طرف دیکھنے لگتے ہیں اور پھر اس رحیم و کریم سے دعا مانگتے ہیں کہ اے ظلم کے خلاف دلوں کو حوصلہ دینے والے ہمارے گناہ بخش دے۔ ہم گنہگار ہیں ہمارے گناہ معاف فرما اور آئندہ کے لئے ان سے توبہ کی توفیق عطا فرما۔

جماعت احمدیہ اس وقت بھی متاثرہ گھرانوں کی خدمت اور ریلیف کا کام کر رہی ہے۔ خدا کے فضل سے ہومینیٹی فرسٹ حالیہ سیلاب میں ہزاروں لوگوں کو خورک اور کمبل وغیرہ دے رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ وطن عزیز کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے۔ متاثرہ افراد کو جلد اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی توفیق دے۔

☆......☆......☆

ماخوذ

چند پند سود مند

☆ خوش لباسی مسکراہٹ کے بغیر نامکمل ہے۔

☆ خوبصورتی ایک طاقت ہے اور مسکراہٹ اس کی تلوار ہے۔

☆ مسکراہٹ آپ کی شخصیت کو تبدیل کرنے کا ایک بے قیمت ذریعہ ہے۔

☆ کامیابی خوشی کی کلید نہیں ہے بلکہ خوشی کامیابی کی کلید ہے۔ اگر آپ اپنے کام سے محبت کرتے ہیں تو آپ ایک کامیاب شخص ہیں۔

☆ آپ کو ادائیگی آجر نہیں بلکہ آپ کا کام کرتا ہے۔ آجر تو محض پیسے کا منتظم ہے۔

☆ دماغ انسانی جسم کا وہ اہم ترین عضو ہے جو سال کے تین سو پینسٹھ دن، ہر دن کے چوبیس گھنٹے اور ہر گھنٹے کا ہر لمحہ بنا رکے کام کرتا ہے۔ یہ آپ کی پیدائش کے فوراً بعد کام کرنا شروع کرتا ہے اور پھر مسلسل کام کرتا رہتا ہے۔

☆ دو چیزیں آپ کی کمزوری ظاہر کرتی ہیں۔ پہلی یہ کہ اس وقت خاموش رہیں جب آپ کو بولنا چاہئے تھا اور دوسری یہ کہ آپ اس وقت بول اٹھیں جب خاموش رہنا مناسب ہو۔

☆ کسی کی خاطر اپنی حقیقت تبدیل نہ کریں کیونکہ کوئی دوسرا شخص اس دنیا میں آپ کا رول آپ سے بہتر انجام نہیں دے سکتا۔

☆ خوش نصیب وہ نہیں جس کا نصیب اچھا ہے بلکہ خوش نصیب وہ ہے جو اپنے نصیب پر خوش ہے۔

☆ حیوان میں خواہش ہوتی ہے اور فرشتے میں عقل ہوتی ہے مگر انسان میں دونوں ہوتی ہیں۔ اگر انسان عقل کو دبا لے تو حیوان اور اگر خواہش کو دبا لے تو فرشتہ۔

☆ اللہ ہمیشہ ہماری دعا کے تین جوابات دیتا ہے۔ ہاں، مگر ابھی نہیں اور میرے پاس تمہارے لئے اس سے کہیں بہتر منصوبہ ہے۔ وہ کبھی ''نہ'' نہیں کہتا۔ آپ یقین کے ساتھ دعا کرتے رہیں۔

☆ آپ صرف اسی کے ذمہ دار نہیں جو آپ کہتے ہیں بلکہ اس کے بھی جو آپ نہیں کہتے۔

☆ ایک مشین پچاس معمولی آدمیوں کا کام کر سکتی ہے مگر پچاس مشینیں مل کر بھی ایک غیر معمولی آدمی کا کام انجام نہیں دے سکتیں۔

☆ زندگی ایک ایسی یکطرفہ سڑک ہے جس پر آپ پیچھے دیکھ تو سکتے ہیں مگر واپس نہیں جا سکتے لہٰذا اس سفر پر کسی چیز کو نظرانداز نہ کرو۔

☆ آپ کا کردار وہ ہے جو آپ جانتے ہیں مگر آپ کی شہرت وہ ہے جو لوگ آپ کے بارے میں جانتے ہیں۔

(روزنامہ جنگ لاہور 22 فروری 2010ء)

فضل عمر ہسپتال کے مریضوں سے چند گزارشات

☆ آؤٹ ڈور پرچی صبح 7 بجے بننی شروع ہو جاتی ہے۔ مریضوں سے گزارش ہے کہ وہ صبح 9 بجے سے قبل اپنی پرچی بنوا لیا کریں تا کہ متعلقہ ڈاکٹر کو بروقت دکھا سکیں اور وقت پر ان کے مطلوبہ ٹیسٹ ہو سکیں۔

☆ ڈاکٹر کو دکھانے سے قبل چیک کر لیں کہ آپ کا تمام ریکارڈ یعنی نسخہ۔ ایکسرے اور ٹیسٹ رپورٹ آپ کے پاس موجود ہے۔ اگر ریکارڈ بھول آئے ہیں تو براہ مہربانی گھر سے ریکارڈ لے کر آئیں۔

☆ میڈیکل اور پیڈز کے تمام آؤٹ ڈورز میں ہر پرچی کو ایک نمبر دیا جاتا ہے اور دروازہ پر نمبر کے حساب سے ڈاکٹر کو دکھانے کا وقت بھی لکھا ہوتا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ نمبر نوٹ فرما لیں اور اس کے شروع ہونے سے قبل تشریف لائیں۔ لیٹ ہونے کی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کو غیر معمولی انتظار کی زحمت اٹھانی پڑے۔

☆ شعبہ ایمرجنسی آپ کی خدمت کیلئے چوبیس گھنٹے کھلا رہتا ہے لیکن یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ بعض حضرات آؤٹ ڈور میں انتظار کی زحمت سے بچنے کیلئے ایمرجنسی میں آتے ہیں جبکہ ان کے مرض کی نوعیت ایمرجنسی نہیں ہوتی۔ مودبانہ درخواست ہے کہ ایسا کرنے سے احتراز فرمائیں تا کہ دوسرے مریض متاثر نہ ہوں۔

☆ بعض احباب و خواتین اپنے بچوں کو علاج معالجہ کیلئے کسی اور بچے/ ہمسایہ یا دوسرے رشتہ دار کے ہمراہ بھجوا دیتے ہیں۔ گزارش ہے کہ والدین میں سے کوئی مریض بچے کے ساتھ ضرور ہونا چاہئے۔

☆ اگر سپیشلسٹ ڈاکٹر سے وقت نہ مل سکے تو کسی اور ڈاکٹر کو دکھا لیں۔ اگر واقعتاً سپیشلسٹ کی ضرورت ہوگی تو ڈاکٹر انہیں ریفر کر دیں گے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

۞ مکرم ولی الرحمٰن سنوری صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ منزہ ولی سنوری صاحبہ کا ہرنیہ کا آپریشن کامیابی سے ہو گیا ہے۔ لیکن کھانسی کے باعث کافی تکلیف ہے۔ کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع و غروب 27 ستمبر

طلوع فجر	4:33
طلوع آفتاب	5:57
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	6:01

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
BAGS دولت
ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

Love For All Hatred For None
GAS LINES C.N.G
&
Petrol Pump Petroline
اسلام آباد ہائی وے اور لیتھرار روڈ کے سنگم پر پل کراس کرکے KRL سگنل سے پہلے
Tel: 051-2614001-5
پروپرائیٹر چوہدری علی محمد وڑائچ اسلام آباد

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FD-10

جرمن، پاکستانی ادویات وسامان ہومیوپیتھی
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ (گلی عامر کلر لیب)
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
فون: 0344-7801578

PREMIER
Fonmaly Jakarta Currency
PREMIER EXCHANGE
Exchange co.'B' PVT.LTD. co.'B' PVT.LTD
DEALS IN ALL FOREIGN CURRENCIES
State Bank Licence No.11
Director: Adeel Manzar
Ph: 042-7566873, 7580908, 7534690
Fax: 042-7568060,Mobil: 0333-4221419
Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre, (Jewellry Market) Ichhra Lahore

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
جنریٹر کی سہولت | نئی انتظامیہ کے ساتھ
احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238